عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۱، شمارہ نمبر ۳۳
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

اسلام کے دشمنوں نے
مختلف طریقوں سے اجتماعی طور پر ہمیں
اسلام کی بنیادی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اصولوں سے دور کر دیا ہے۔

اطاعت رسول کے موضوع پر
ایک شگفتہ تحریر

قادیانیوں کی طرف سے
ایک نئی ملک دشمن تنظیم کا قیام

قادیانیوں کی
ملک دشمنی کا نیا اور
تازہ ثبوت
تشدد کیخلاف قائم تنظیم
دنیا بھر میں
پاکستان کی بدنامی کا
سامان کرنے میں
مشغول تھی۔

جب انسان
بدبخت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے دور فرما دیتے ہیں۔

مفتی احمد الرحمٰن نور اللہ مرقدہ کا
اگست ۹۰ء میں برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب

تقسیم ہند کے وقت
ضلع گورداسپور قادیانیوں کی وجہ سے بھارت کو ملا۔
پینتالیس برس قبل کی گئی
قادیانی سازش پر مفصل تحریر۔

کیا
شناختی کارڈ میں
مذہب کے خانے کے اضافے کا
فیصلہ واپس لینے کیلئے
منصوبہ بندی شروع کر دی
گئی ہے؟
ناقص کمپیوٹروں
کا تاثر دے کر کمپیوٹرائزڈ
شناختی کارڈ کا
تمام منصوبہ ہی ترک تو
نہیں کیا جا رہا؟

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ترتیب مولانا منظور احمد الحسینی

کفارہ یا گناہ ہوگا کہ نہیں؟

س: کافی عرصہ پہلے میں نے نیت کی تھی کہ اگر میری مراد پوری ہوگی تو میں روزانہ سورۃ یاسین کی تلاوت کروں گی پھر تقریباً سات آٹھ ماہ تک پڑھتی رہی جس سے مجھے احساس ہوا کہ روزانہ پڑھنا میرے لیے کچھ مشکل ہے اکثر اوقات آٹھ آٹھ سورۃ یاسین ایک دن میں پڑھنی پڑتی تھیں چند ماہ گزرے میں نے پڑھنا چھوڑ دی ہے حالانکہ میری منت پوری نہیں ہوئی اب میں نے یہ نیت کی ہے کہ منت پوری ہونے پر جب بھی ممکن ہوا سورۃ یاسین کا ختم دلوا دیا کروں گی اور خود بھی جتنا ممکن ہوا پڑھوں گی۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ میرے نیت بدل لینے کا گناہ ہوگا یا نہیں اور کیا ایسی صورت میں مجھے کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

ج: سورۃ یاسین پڑھنے کی منت لازم نہیں ہوتی اس لیے نیت بدلنے کا گناہ نہیں نہ کوئی کفارہ لازم ہے۔

نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

س: میرا ایک دوست ہے جو بڑی الجھن میں مبتلا ہے اور بہت پریشان ہے۔ اس کی شادی ۱۵/۱/۹۰ کو ہوئی ہے اس سے ایک بڑی غلطی سرزد ہوئی بڑی مشکل سے اس نے مجھے وہ الجھن بتائی اور قسم دی ہے کہ وہ کسی اور کو یہ بات نہ بتائے میں نے بڑی مشکل سے آپ کو بتانے پر راضی کیا ہے الجھن یہ ہے کہ انہوں نے اپنی گھر والی کے ساتھ پیچھے سے ہم بستری کی ہے کسی نے ان کو بتایا ہے کہ اس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اب آپ قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت فرما کر مشکور فرمائیں۔

ج: اس سے نکاح نہیں ٹوٹا، مگر یہ فعل موجب لعنت ہے اس سے توبہ کر لیں۔

مہر معاف ہو جاتا ہے؟

س: بیوی کے زبانی کہنے سے مہر معاف ہو جاتا ہے یا کوئی اور طریقہ ہے

ج: معاف تو زبانی کہنے پر بھی ہو جاتا ہے لیکن آپ کے پاس معاف کر دینے کا ثبوت کوئی نہیں ہوگا اس لیے اگر تحریر کرا لیا جائے اور اس پر دستخط گواہوں کے بھی ڈلوائے جائیں تو بہتر ہوگا۔

چاند گرہن کا زندگی سے تعلق

س: چاند گرہن کا ہماری زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے خاص کر حاملہ عورتوں سے بہت احتیاط کرائی جاتی ہے سبزی وغیرہ بالکل نہیں کاٹنے دی جاتی اور کہا جاتا ہے کہ بالکل سیدھی لیٹی رہیں ہمارے مذہب میں اس کا کیا تصور ہے اور ہم کو کیا احتیاط کرنی چاہیے؟

ج: شرعاً اس بارے میں کوئی ہدایت نہیں دی گئی۔ اگر تجربے سے واقعی ایسے اثرات ثابت ہوں تو ان سے بچاؤ کی تدابیر جائز ہوں گی ورنہ محض توہم پرستی ہے۔

جادو ختم ہو جاتا ہے؟

س: جادو کے بارے میں اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ سات سمندر پار کرنے سے اس کا اثر ختم ہو جاتا ہے کیا یہ بات صحیح ہے؟

ج: مجھے اس کا علم نہیں کسی جادوگر کو تحقیق ہوگی۔

وضو ٹوٹ جائے تو؟

س: دوران نماز (جماعت) اگر امام کا وضو ٹوٹ جائے تو کیا حکم ہے؟

ج: پیچھے سے کسی مقتدی کو اپنا خلیفہ بنا لے۔

خضاب جائز ہے یا نہیں

س: داڑھی کو خضاب کرنا جائز ہے کہ نہیں ایک ساتھی نے بتایا کہ خضاب کرنے والا جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ بازار سے پولی کلر کے نام سے مہندی رنگ کا رنگ ملتا ہے وہ بھی جائز ہے کہ نہیں؟

ج: داڑھی کو سیاہ خضاب کرنا جائز نہیں مہندی رنگ کا یا زرد رنگ کا خضاب جائز ہے۔

مسافر کی نیت کیا ہو؟

س: مسافر مقتدی مقیم امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز میں چار رکعتوں کی نیت کرے یا دو رکعت کی مقیم مسافر امام کے پیچھے کس طرح نیت کرے۔

ج: امام مقیم ہو تو مسافر اس کے پیچھے چار رکعت کی نیت کریگا۔

گھر والوں کی اصلاح

س: مولانا صاحب یہ زندگی کیا چیز ہے! مولانا صاحب میرے گھر والے میرے دین کے معاملے میں دلچسپی لینے سے ناراض ہوتے ہیں اگر ان کو یہ کہوں کہ ٹی وی دیکھنا منع ہے اور فوٹو اتروانا منع ہے تو کہتے ہیں کہ یہ سب نئے زمانے کی ضرورت ہے اور جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا جائے اس کے ساتھ ساتھ چلنا چاہیے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: میری رائے یہ ہے کہ آپ فی الحال ان کو کچھ نہ کہیں، ان کے اندر دین آنے کی مناسب تدبیر کرتے رہیں جب اندر دین آئے گا تو ان کو خود ان چیزوں کی فکر پیدا ہوگی۔

کیا سائن کر دوں

س: آج کل جو میٹرک پاس لڑکوں کو حکومت پاکستان ....۵ روپیہ قرض فراہم کر رہی ہے جس میں ایک

باقی صفحہ ۲۵ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مُدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد: ۱۱ | ۱۱ر تا ۱۷ر رجب المرجب ۱۴۱۳ھ مطابق ۵ر تا ۱۱ر جنوری ۱۹۹۳ء | شمارہ: ۳۳

اس شمارے میں

۱۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ۔۔۔۔ ۲
۲۔ قادیانوں کی نئی ملک دشمن تنظیم کا قیام (اداریہ) ۔۔۔۔ ۴
۳۔ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔ ۶
۴۔ سب انسپکٹر چودھری افضل حق ۔۔۔۔ ۸
۵۔ عالمی ضمیر کے نام ایک صدا ۔۔۔۔ ۱۰
۶۔ پریس کانفرنس ۔۔۔۔ ۱۱
۷۔ مفتی احمد الرحمٰن کا ولولہ انگیز خطاب ۔۔۔۔ ۱۲
۸۔ زمین بو ضیا کرتا ہے (نظم) ۔۔۔۔ ۱۴
۹۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کی مخالفت ۔۔۔۔ ۱۶
۱۰۔ گوشہ کتب ۔۔۔۔ ۱۷
۱۱۔ ماہ رجب المرجب کی مختصر اسلامی تاریخ ۔۔۔۔ ۱۸
۱۲۔ قادیانوں کی سازش غیرت مسلمانی کے لئے چیلنج ۔۔۔۔ ۱۹
۱۳۔ ضلع گورداس پور اور قادیانوں کی سازش ۔۔۔۔ ۲۰

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۳۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۔۔۔ کراچی پاکستان میں جمع کرائیں

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ
مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر
مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر
محمد انور

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب رحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۸۰۰ پاکستان
فون نمبر: 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ۔۔ طابع: سید شاہد حسن ۔۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔۔ مقام اشاعت: ۱۰، پیرزادہ بلڈنگ، بنوری ٹاؤن کراچی

قادیانیوں کی طرف سے ایک نئی ملک دشمن تنظیم کا قیام

ہم ایک عرصہ سے حکومت اور یہاں کے عوام کو خبردار کرتے آرہے ہیں کہ قادیانی ملک اور قوم کے خیر خواہ نہیں ہیں بلکہ اشد ترین دشمن ہیں۔ لیکن یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ آخر حکومت کے پیش نظر وہ کونسی مصلحتیں ہیں جن کی وجہ سے حکومت ان پر ہاتھ نہیں ڈالتی بلکہ انہیں کھلی چھوٹ دی ہوئی ہے وہ جو چاہیں کرتے رہتے ہیں۔
"روزنامہ جسارت" کراچی ۱۸ر دسمبر ۱۹۹۳ء کی یک خبر ملاحظہ ہو۔

> اسلام آباد (سعود ساحر) بیرون ملک پاکستان کا وقار مجروح کرنے اور پاکستان کے بارے میں غلط اطلاعات فراہم کرنے والی ایک تنظیم کا انکشاف ہوا ہے اس تنظیم کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اس کی سرپرستی قادیانی کرتے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق طویل عرصہ قبل تشدد کے خلاف قائم ایک تنظیم کے رہنما حیدر مہدی نے ایک کرنل بشیر ڈار کی بہن ہما ڈار سے شادی کی اور دو بچوں سمیت جب ہما ڈار تعلیم کے سلسلے میں امریکہ گئی ہوئی تھی تو اس نے امریکہ میں ہما پر تشدد بھی کیا اور اس کے بچے کو لے کر پاکستان آگیا۔ پاکستان آکر ہما نے خلع کے لئے مقدمہ دائر کیا اس مقدمہ کے دوران مہدی کے پاس سے قابل اعتراض تصاویر برآمد ہوئیں جو عدالت کے ریکارڈ سے غائب کروی گئیں جس پر جج نے فوری نوٹس لیتے ہوئے ایف آئی آر درج کرادی اور یہ تصاویر برآمد کرائیں۔ پولیس کے علاوہ جب خفیہ ایجنسیوں نے معاملہ کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ "ریلیف گینسٹ ٹارچر" نامی تنظیم ملک کے خلاف کام کررہی ہے اور اس نے گزشتہ دنوں پاکستان میں لانگ مارچ کی انتہائی غلط تصویر بیرونی ممالک کو بھیجی جب اس تنظیم کو لانگ مارچ میں زخمی ہونے والے نہیں ملے تو اس نے مختلف اسپتالوں میں حادثات اور دیگر زخمیوں کی تصاویر بیرون ملک بھجوائیں۔ اس تنظیم کے ایک رکن ڈاکٹر تنویر بھی تھے لیکن ان کا کہنا ہے کہ جب میں نے امریکیوں کے سامنے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف تقریر پر اعتراض کیا تو یہ لوگ میرے بھی خلاف ہوگئے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی صدر متراں کے دورہ پاکستان کے موقع پر اس تنظیم نے ان کے ساتھ آنے والے ارکان پارلیمنٹ کو اپنے پاس بلا کر ان سے کہا تھا کہ پاکستان کو ایٹمی پلانٹ نہ دیں"۔

یوں تو قادیانی پاکستان اور حکومت پاکستان کو بدنام کرنے میں لگے ہوئی ہیں خاص طور پر مغربی جرمنی میں ہزاروں قادیانی ہیں جن کا دھندہ یہ ہے کہ وہ پاکستان کے بے روزگار مسلمان نوجوانوں کو جرمنی میں ملازمتوں کا جھانسہ دیتے ہیں وہ سادہ لوح نوجوان قادیانیوں کی میٹھی میٹھی باتیں سن کر ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور اپنے گھربار وغیرہ بیچ باچ کر پاسپورٹ بنواتے ہیں قادیانی انہیں ویزا لگوادیتے ہیں ویزا لگنے کے بعد انہیں جرمنی روانہ کردیا جاتا ہے لیکن وہاں ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا وہ روزی اور ملازمت کی تلاش میں ادھر ادھر بھٹکتے پھرتے ہیں تو قادیانی انہیں گھیر لیتے ہیں ان کی داستان سننے کے بعد انہیں دلاسہ دیتے اور ملازمت کی یقین دہانی کراتے ہیں۔

لیکن ساتھ ہی یہ شرط بھی لگاتے ہیں کہ تم ہمیں یہ درخواست لکھ کردو کہ ہم احمدی ہیں پاکستان میں ہمارے گھربار چھین لئے گئے ہمارا مال ومتاع لوٹ لیا گیا ہماری زندگی خطرے میں تھی کہ ہم یہاں آگئے اس لئے ہمیں سیاسی پناہ دی جائی۔ چنانچہ قادیانی انہیں اس شرط پر سیاسی پناہ اور ملازمت دلواتے ہیں کہ انہیں اپنے پاسپورٹ (قادیانی) جماعت کے مرکز میں جمع کرانا ہوں گے، دفتر میں باقاعدہ حاضری دینا ہوگی (تاکہ ان کی ذہن سازی کی جاسکے) اور اپنی تنخواہ سے نصف یا تیسرا حصہ جماعت کے فنڈ میں جمع کرانا ہوگا وہ غریب ان شرائط کو بامر مجبوری قبول کرلیتے ہیں پہلے مال لوٹا اور پھر انہیں ایمان کی دولت سے بھی محروم کردیا جاتا ہے یہ دھندہ چلانے کے لئے بڑے بڑے شہروں خاص طور پر کراچی، لاہور، اسلام آباد اور پشاور م قادیانیوں نے ٹریول ایجنسیاں قائم کر رکھی ہیں۔

الغرض قادیانی پاکستان کے اس لئے دشمن ہیں کہ:

۱۔ یہ ملک ان کے پیشوا آنجہانی مرزا محمود کی گوئی کے خلاف بنا

۲۔ یہ کہ یہاں قادیانیوں کو قومی اسمبلی کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

۳۔ یہ کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت ان کی تبلیغ پر پابندی اور انہیں شعائراللہ کے استعمال سے روک دیا گیا۔

۴۔ یہ کہ اب ان کی مرضی و منشا کے خلاف شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ منظور ہو گیا۔

اس کے بعد انہیں جہاں بھی اور جس طرح بھی موقع ملتا ہے یہ منظم انداز میں پاکستان کو بدنام کرنے کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کی ایٹمی ٹیکنالوجی کے حصول' امریکی امداد بند کرانے اور کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کے اہم راز امریکن سی آئی اے کو پہنچائے۔ ایٹمی راز پہنچانے والا یہودی سودی انعام حاصل کرنے والا قادیانی' ڈاکٹر عبدالسلام تھا۔ مذکورہ بالا خبر میں جس تنظیم کی نشاندہی کی گئی ہے وہ بھی قادیانیوں ہی کی قائم کردہ ہے۔ اس سے قبل تحفظ انسانی حقوق کے نام سے بھی ایک تنظیم قائم کر رکھی ہے۔ جس میں دیگر غیر مسلموں کے علاوہ کیمونسٹ' ملحد اور لادین عناصر اور قادیانی بھی شامل ہیں بلکہ اس کے جملہ اخراجات قادیانی جماعت ہی برداشت کرتی ہے۔

گذشتہ دنوں اپوزیشن یا پیپلزپارٹی کی طرف سے جو برائے نام لانگ مارچ ہوا مذکورہ تنظیم نے پاکستان اور حکومت پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے اس کا انتخاب کیا حالانکہ اس برائے نام یا نام نہاد لانگ مارچ میں ایسا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا جو قابل ذکر ہو لیکن اس قادیانی تنظیم کو جب کچھ ہاتھ نہ آیا تو ہسپتال میں داخل مریضوں اور حادثاتی زخمیوں کی تصویریں باہر بھیج کر حکومت کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی۔

ہمارا اگرچہ سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے ہمارا مقصد حکومت کی حمایت یا مخالفت نہیں اور نہ ہی ہمارا اپوزیشن یا پیپلزپارٹی کی سرگرمیوں سے کوئی تعلق ہے۔ ہم جس کو حق سمجھتے ہیں اس کا اظہار کرتے رہیں گے۔ یہ تنظیم جس کا خبر میں حوالہ دیا گیا ہے ممکن ہے کہ پیپلزپارٹی کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے قائم کی گئی ہو اور تصویروں یا دوسرے طریقوں سے حکومت کو بدنام کر کے بیرونی دنیا میں پیپلزپارٹی کے لئے اور پیپلزپارٹی میں اپنے لئے ہمدردی حاصل کرنا ہو۔ ہمارے اس نقطہ نظر کو پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن بے نظیر بھٹو کے اس بیان سے بھی تقویت ملتی ہے جو موصوفہ نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے خلاف دیا۔

حالانکہ ۱۹۷۴ء میں جب پی پی پی کی حکومت کے دوران قومی اسمبلی کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو اس وقت سے پارٹی کا ہر کارکن اس کارنامہ کو جناب بھٹو مرحوم کا عظیم کارنامہ قرار دیتا چلا آرہا ہے۔ کتنی ستم ظریفی ہے کہ آج اسی بھٹو کی بیٹی اس کارنامے کو بھلا بیٹھی ہے اور قادیانیوں کی حمایت کر رہی ہے وہ یہ بات بھی بھول گئی کہ جناب بھٹو صاحب کو جب پھانسی دی گئی تو سب سے زیادہ خوشی قادیانیوں کو ہوئی اور ان کے مرکز ربوہ میں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔ بلکہ قادیانیوں نے مرزا قادیانی کی ایک گول مول پیش گوئی جس میں کسی کا نام نہیں اور جو موقع محل کی مناسبت سے کسی پر بھی چسپاں کی جاسکتی ہے وہ بھٹو صاحب پر چسپاں کر دی۔ اس کے الفاظ یہ ہیں "کلب یموت علی کلب" کہ کتا کتے کی موت مرگیا۔

پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن اور پارٹی کے کارکنوں کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے کہ جو گروہ بھٹو کا دشمن تھا اب وہ پیپلزپارٹی کا دوست کیسے ہو سکتا ہے؟ سیاست میں اختلاف ہوتا رہتا ہے ہم اس بات کے مخالف نہیں کہ پیپلزپارٹی حکومت کی مخالفت کیوں کر رہی ہے انہیں مخالفت کا حق ہے لیکن مخالفت حدود میں رہ کر کرنی چاہئے اور ایسی تنظیمیں نہ تو قائم کرنی چاہئیں اور نہ ان کی سرپرستی کرنی چاہئے جو حکومت ہی کی نہیں بلکہ ملک کی بھی بدنامی کا باعث بن رہی ہیں یا بن سکتی ہیں یہاں ہم حکومت سے بھی گذارش کرتے ہیں کہ وہ اس تنظیم کے بارے میں حقائق معلوم کرے' اس کے عہدہ داروں کے بارے میں تحقیقات کرے اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ تنظیم قادیانیوں نے قائم کی ہے تو اس کا سخت ایکشن لیا جائے۔

غیر مسلم تنظیموں کی ارتدادی مہم

ایک اخباری بیان کے مطابق بعض غیر مسلم تنظیمیں خدمت خلق کے نام سے مسلمانوں میں تبلیغ کر رہی ہیں اور انہیں مرتد بنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ان میں سرفہرست عیسائی تنظیمیں ہیں جنہیں یورپین ممالک کی سرپرستی حاصل ہے۔ وہیں سے انہیں ایڈ ملتی ہے اور اسی ایڈ کی بنیاد پر انہوں نے بہت سے ایسے ادارے قائم کر رکھے ہیں جن پر رفاہی' فلاحی اداروں اور خدمت خلق کا لیبل چسپاں کیا ہوا ہے۔ اس خبر کو پڑھنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ عیسائی شناختی کارڈ کے مسئلہ پر کیوں شور مچا رہے ہیں۔

ہمارے دانشور' علماء کرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت (جو تمام مکاتب فکر کا مشترکہ سٹیج ہے) کے راہنما بار بار یہ یقین دہانی کرا چکے ہیں کہ شناختی کارڈ میں اگر مذہب کے خانہ کا اضافہ ہو گیا تو اس کا پاکستان میں موجود اقلیتوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ ان کے حقوق پہلے سے زیادہ محفوظ ہوں گے لیکن عیسائی حضرات اس یقین دہانی کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نظر نہیں آتے وہ احتجاج و ہڑتال سمیت پاکستان میں بوسنیا کے حالات پیدا کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔

عیسائی شناختی کارڈ کے مسئلہ پر جو شور و غوغا کر رہے ہیں اس کی وجہ بظاہر یہی سمجھ آتی ہے کہ وہ قادیانیوں کے اشارے پر ناچ رہے ہیں اور ساتھ ساتھ عیسائیت کی تبلیغ اور ارتدادی مہم کے لئے ایسا کر رہے ہیں لیکن یہ بات انہیں یاد رکھنی چاہئے کہ انہیں پاکستانی عوام خدمت خلق کے بھیس میں عیسائیت کی تبلیغ اور ارتدادی مہم چلانے کی اجازت نہیں دیں گے اور جب تبلیغ بند ہو جائے گی تو لازمی بات ہے کہ انہیں عیسائیت کی تبلیغ کے نام پر جو ایڈ ملتی ہے وہ بھی بند ہو جائے گی۔ بہرحال شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کے اضافہ کا فیصلہ ہونے کے بعد عیسائیت کی تبلیغ میں تیزی آچکی ہے جس کا سدباب بہت ضروری ہے اور یہ ذمہ داری حکومت کی ہے کہ وہ عیسائیت کی تبلیغ اور خدمت خلق کے نام سے ارتدادی مہم بند کرائے ورنہ اس سے مسلمان عوام کے مشتعل ہو جانے کا خطرہ ہے۔

صرف ایک صدی میں گلستانِ اندلس سے چمنستانِ ہند تک اور سوادِ قسطنطنیہ سے دیارِ یمن تک اسلام

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کی بنا پر پہنچا اور ظلمتوں کو ختم کر کے انوارات کو لایا۔

بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں پیروی کا بہت اچھا نمونہ ہے (قرآن پ ۲۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کو زندگی بسر کرنے اور دنیا میں بحیثیت مسلمان زندہ رہنے کا سب سے اکمل اور صحیح ترین نمونہ قرار دیا گیا۔

قرآن کریم احادیث مبارکہ صحابہ کرام فقہائے عظام وائمہ کے اقوال وارشادات سے یہ بات واضح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے کا اصل طریقہ یہ ہی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کی جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کے مطابق زندگی گزاری جائے۔

اطاعت کرو اللہ کی اطاعت کرو رسول کی (قرآن)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی (قرآن)

دین نام ہے اتباع رسول کا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی ایمان کی جان ہے۔ اسلام نام ہے اللہ اور ں کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی کامل طاعت واتباع کا۔ اس کے سوا جو رستے اپنائے جائیں گے وسب نفس کی اطاعت وہوا پرستی میں شمار ہوں گے۔

صحابہ کرامؓ کے دلوں میں حضرت رسول پاک صلی اللہ یہ وسلم کی محبت کا جذبہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت کا شوق اس قدر رچا ہوا تھا کہ جس کام کے متعلق نہیں معلوم ہو جاتا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی ے خلاف ہے ساری زندگی اس کام کے نزدیک نہ جاتے۔ یمان اور تابعداری کی بدولت ان صحابہ میں خالد بن ولید یف من سیوف اللہ پیدا ہوئے۔ کل امت خیر الامم بن ی۔ سنگدلی نرم دلی سے' خود غرضی خیر خواہی سے' ریاکاری لاص سے' خیانت امانت سے' ظلم وتعدی عدل وانصاف ے اور ہر برائی نیکی سے تبدیل ہو گئی۔ پورا معاشرہ جو بربریت اور درندگی کا اکھاڑہ بنا ہوا تھا۔ یکسر بدل کر شرافت محبت اخوت نیکی اور پاک بازی کا گہوارہ بن گیا۔

دور جاہلیت کے مشرکین اسلام لائے۔ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کیا تو تقویٰ اور پرہیزگاری ان کے رگ وپے میں رچ بس گئی۔ جنگل کے درندے اور سو سار کھانے والے ریگستان کے پتھروں کو پوجنے والے لوگوں نے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن مبارک کو تھاما تو ترقی کے کتنے اوج پر پہنچ گئے۔ آج دنیا حضرت عمرؓ جیسا مدبر عادل حکمران اور سیاست دان پیش نہیں کر سکتی۔ عدل وانصاف سے دنیا بھر دی۔ جدھر گئے فتوحات نے ان کے قدم چومے۔

جب تک مسلمان اللہ کے حکموں پر لبیک کہتے رہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ پر عمل

محمد اقبال، حیدرآباد

کرتے رہے اللہ کی نعمتیں بارش کی طرح ان پر چھم چھم برستی رہیں۔ اس آسمان کے نیچے اور اس دھرتی کے اوپر کوئی ان پر غالب نہ تھا۔ سبھوں کی گردنیں ان کے رعب اور دبدبے سے جھکی پڑی تھیں۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کی غلامی کرتے تھے۔ پوری کائنات ان کی غلام ہو کر رہ گئی تھی۔ انہوں نے اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے اپنے گھوڑوں کو دریاؤں میں ڈال دیا تو ان دریاؤں کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ اشرف المخلوقات کو یا اس کے سامان کو ڈبوئیں بلکہ انہیں اور ان کے گھوڑوں کو راستہ دے دیا اور وہ صحیح سالم پار ہو گئے۔ دشمنوں نے جب یہ دیکھا کہ انہوں نے ایسے موجزن دریا کی طغیانیوں کی پرواہ کئے بغیر اپنے گھوڑوں کو اپنے آپ کو یوں دریا کی موجوں کے حوالے کر دیا ہے تو انہیں انسانیت پر یقین نہ آیا اور پکار اٹھے "دیواں آمدند" اور راہ فرار اختیار کی۔ انہوں نے جنگلوں میں ڈیرے ڈالے تو ان جنگل کے درندوں نے ان سے کوئی تعارض نہ کیا۔ یہ جنگلوں اور صحراؤں کو عبور کرتے اور سمندروں کو چیرتے پھاڑتے دشمنوں تک جا پہنچے بھلا دشمن اس قوم کا مقابلہ کیسے کر سکتے تھے جو اللہ اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت گزار تھی۔ باطل کی قوتیں بارہا ان سے ٹکرائیں رومی شہنشاہوں اور کیانی فرمانرواؤں نے آگے بڑھ کر اس سیلاب بے پناہ کو روکنا چاہا لیکن خس وخاشاک کی طرح بہہ گئے۔ قادسیہ کے میدان میں ایرانی عظمت وجلال کا خاتمہ ہو گیا اور یرموک کے کنارے رومی سطوت وجبروت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا اور قیصر وکسریٰ اپنی قوت وشوکت کے باوجود ان کے سامنے سپر انداز ہو گئے۔

صرف ایک صدی کے اندر گلستان اندلس سے چمنستان ہند تک سواد قسطنطنیہ سے دیار یمن تک ہر جگہ اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔

یہ غازی یہ ترے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

اہل اسلام نے جب بھی چوٹ کھائی ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی خلاف ورزی میں کھائی ہے۔ آج مسلمان آفات میں گھرا ہوا ہے کافروں کے آگے ہاتھ جوڑ رہا ہے محض اس لئے کہ اس نے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلا رکھا ہے۔ ہمارے معاشرہ میں انگریز کا قانون انگریز کا اصول چل رہا ہے۔ معاشرہ کیسے سدھرے انگریزوں کے قانون اور اصول کے تحت امن امان قائم رکھنے کے لئے جس قدر زیادہ انتظامی ادارے قائم کئے جاتے ہیں بدامنی بڑھتی جاتی ہے۔

اسلام کے ابدی دشمنوں نے مختلف طریقوں سے اجتماعی طور پر ہمیں اسلام کی بنیادی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصولوں سے دور کر دیا۔ ہماری زندگی کا وہ کون سا گوشہ ہے یا ہماری نوجوان نسل کا وہ کون سا طریقہ ہے جو شیطان کی تقلید سے بچا ہوا ہے آپ کو ماننا پڑے گا کہ من حیث القوم ہم سب کی پوری زندگی شیطانی گمراہیوں کے دلدل میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ہماری زندگی کا لمحہ لمحہ کفار وفجار کی تقلید میں بسر ہوتا ہے۔ ہمارا لباس ان کے لباس جیسا' ہماری خوراک ان کی خوراک جیسی ہماری ثقافت ان کی ثقافت جیسی' ہمارے معاملات ان کے معاملات جیسے۔ ہمارا قانون ان کے قانون جیسا۔ ہماری تعلیم ان کی تعلیم جیسی' ہمارا طرز فکر ان کے طرز فکر جیسا' ہمارے خیالات' اعتقادات ان کے خیالات واعتقادات

جیسے ۔ بلکہ اب تو ہماری عبادت ان کی عبادت جیسی اور ہماری موت وحیات ان کی موت وحیات جیسی ۔ ان میں سے کون سی چیز ہے جسے ہم اپنی یعنی خالص اسلامی کہہ سکیں ۔ یہ سارے طور طریقے غیروں سے درآمد شدہ ہونے کے باوجود ہمیں جی جان سے زیادہ عزیز ہیں ۔ کیا یہی اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے؟

آج کل تصویریں رکھنا اور مورتیوں سے کمروں اور بنگلوں اور موٹروں کو سجانا ایک فیشن ہو گیا ہے اور تہذیب وثقافت کا جزو بنا لیا گیا ہے ۔ آرٹ کے نام پر جہاں بہت سے گناہ زندگی میں داخل ہو گئے ہیں ان میں تصاویر بنانا' سجانا دیکھنا دکھانا بھی شامل ہے ۔ جہاں کسی کے پاس چار پیسے ہوئے بناوٹ' سجاوٹ کیمرہ تصویر مورتی اور مجسمہ کی طرف متوجہ ہوا ۔ سمجھاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی ہو رہی ہے مگر کان دھرنے کو تیار نہیں ۔ جب یورپ وامریکہ کو پیشوا بنالیا تو مکہ مدینہ کا رخ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی ۔ یہ سید ہیں' یہ علوی ہیں' یہ فاروقی ہیں' یہ عثمانی ہیں یہ زبیری ہیں' یہ چشتی ہیں' یہ قادری ہیں ۔ بس نام ونمود کی نسبتوں تک ہیں ۔ معاشرہ میں اور گھر بار کے رہن سہن میں تو نصرانی معلوم ہوتے ہیں ۔ الماری میں ایک کتا رکھا ہوا ہے ۔ موٹر کار میں گڑیا جھول رہی ہے ۔ سامنے کسی کا فوٹو آویزاں ہے ۔ دفتر میں کسی کا اسٹیچو رکھا ہوا ہے ۔ اللہ کی پناہ! ایسا مسلمان ایسے ہوتے ہیں ۔ جنہیں فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرہ پرواہ نہیں اور جن کو رحمت کے فرشتوں سے بیر ہے ۔ ان کا گھر میں آنا پسند نہیں ۔

بعض لوگ بچوں سے مرعوب ہو جاتے ہیں ۔ اچھے خاصے نمازی واعظ وصوفی گھرانوں میں بچوں اور بچیوں کے کھیلنے کے لئے گڑیاں تصویریں اور مورتیاں خرید کر لائی جاتی ہیں ۔ بچے کی خواہش ہے اس کا دل برا نہ ہو ۔ مگر آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی قلب اطہر کو رنج پہنچ جائے گا اس کی پرواہ نہیں ۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے ایک غالیچہ خرید لیا جس میں تصویریں تھیں جب اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر کھڑے رہ گئے اور اندر داخل نہ ہوئے ۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناگواری محسوس کی اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اللہ کے حضور میں توبہ کرتی ہوں اور اللہ کے رسول سے معافی چاہتی ہوں مجھ سے کون سا گناہ سرزد ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ غالیچہ یہاں کیوں کر آیا؟ میں نے عرض کی یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے میں نے خریدا ہے تاکہ اس پر تشریف رکھیں اور اس کو تکیہ کی جگہ استعمال فرمائیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ قیامت کے دن ان تصویر والوں کو عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو کچھ بنایا ہے اس میں جان ڈالو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے (بخاری ومسلم)

یہود کے طریقوں کو تو ہم لے آئے نصاریٰ کے طریقوں کو تو ہم لے آئے ۔ مشرکین کے طور طریقوں کو تو ہم لے آئے ۔ اپنی جان ومال کے خرچ کو ان کے طریقوں پر تو لے آئے ۔ جنہوں نے ہمیں ذبح کیا' ہمارے ٹکڑے کئے اور چودہ سو برس تک ہمیں پیسا ہے اور اب بھی پیس رہے ہیں ۔ ان کے طریقوں پر تو ہم اپنا سب کچھ لے آئے ہیں ۔ لباس نصاریٰ کا اچھا لگتا ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہؓ کا لباس اچھا نہیں لگتا ۔ مکان نصاریٰ کے اچھے لگتے ہیں ۔ مکان حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے اچھے نہیں لگتے ۔

امام بنا رکھا ہے یہود کو جس نے ہمیں ذبح کیا' یہ خون کی ندیاں بہانے کے امام ہیں ۔ یہ بے حیائی' بے شرمی کے امام ہیں' بے پردگی کے امام ہیں ۔ ان کی تقلید کرو گے بے حیا ہو گے' بے شرم ہو گے ۔ لٹیرے اور بدمعاش ہو گے ۔ شریف نہیں ہو گے ۔ شریف کے پیچھے چلو گے شریف ہو گے ۔ ان کے کمینوں کے پیچھے چلو گے تو کمینے ہو گے ۔ شریفوں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ جن کے ساتھ ساری شرافتیں جمع ہیں ۔ ساری شرافتیں سارے کمالات' ساری خوبیاں ان میں جمع ہیں ان کے پیچھے چلو ۔

خدا کی قسم! یہود ونصاریٰ کی طرف زیادہ قریب ہو جاؤ گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو جاؤ گے ۔ خون چوسنے والوں کے زیادہ قریب ہو گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری خاطر خون دیا تھا ان سے دور ہو جاؤ گے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری ہو گئی تو پھر تمہاری مسلمانی میں رہ کیا گیا؟

اے خواتین! یورپ کی بے شرم بے حیا عورتوں کی حرکات وافعال کی تقلید کرتی ہو ۔ بے حیاؤں کے طریقوں پر چلنے کو ترقی سمجھتی ہو ۔ یہ ترقی نہیں ۔ بربادی ہے' فحاشی وبدمعاشی کی ٹریننگ سکولوں' سینماؤں کے بعد ریڈیو' ٹی وی (مسلمانوں کے لئے ٹی بی سے بھی مہلک) اور وی سی آر کے ذریعے وہ بے حیائی پھیلائی جارہی ہے کہ خدا کی پناہ ۔ انگریزوں کے اصولوں کو اپنا کر خواتین قرآن حکیم کی واضح اور مقدس تعلیمات کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے بازاروں میں جلوس نکال رہی ہیں ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلو ۔ لاؤ لا کر دکھاؤ ۔ لاؤ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نکال کر دکھاؤ ۔ وہ محبت جس پر آدمی مال وجان ماں باپ اولاد تک قربان کر دے ۔ کہاں ہے وہ محبت؟ شادی میں غمی میں ۔ رہن سہن میں فیشن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کہاں چلے جاتے ہیں؟ کیا یہی تمہاری محبت ہے؟

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر آئے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونچا قبہ دیکھا ۔ دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ نے بیان کیا یہ فلاں انصاری آدمی کا ہے ۔ راوی کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور اس بات کو اپنے دل میں رکھ لیا ۔ جب وہ قبہ والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے لوگوں کے مجمع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے چہرہ مبارک پھیر لیا ۔ اسی طرح کئی مرتبہ اتفاق ہوا ۔ وہ صحابی اس بات کو جان گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر ناراض ہیں اور اسی وجہ سے ان سے اعراض فرمایا ہے ۔ اس بات کی شکایت اپنے ساتھیوں سے کی کہ خدا کی قسم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ اپنے سے متغیر پاتا ہوں' ساتھیوں نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تھے تمہارا قبہ دیکھا تھا ۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں وہ صحابی اپنے قبہ کی طرف واپس گئے اور مسمار کر کے زمین کے برابر کر دیا ۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اس قبہ کو نہ دیکھا تو دریافت فرمایا کہ وہ قبہ کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ قبہ والے نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اعراض کرنے کی وجہ ہم سے دریافت کی ۔ ہم نے اسے بتایا تو اس نے وہ قبہ ڈھا دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سن لو ہر عمارت اپنے مالک کے لئے وبال ہے مگر وہ عمارت نہیں جس کی سخت ضرورت ہو (ابوداؤد)

اصل میں کامیابی کی جو گارنٹی ہے وہ تو حضور صلی اللہ

باقی صفحہ ۲۷ پر

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۳۵۸۰۳

فرنگی کے سیاہ قوانین کی نگاہ بانی کیلئے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے جلسے میں آنیوالا سب انسپکٹر

چودھری افضل حقؒ

جس نے ملازمت کو لات مار کر فرنگی سے بغاوت کر دی اور آگے چل کر احرار کا بانی ٹھہرا۔

چودھری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ ہماری ملی تاریخ کے وہ عظیم سرفروش مجاہد ہیں جنہوں نے آزادی وطن اور فرنگی استبدادیت کے خاتمے کے لئے ایسے پر خطر اور دشوار گزار حالات میں علم بغاوت بلند کیا تھا جب فرنگی حکمرانوں کا اقتدار اپنے پورے شباب پر اور برصغیر پاک وہند کے محکوم عوام پر اس کا جبرو ستم پورے عروج پر تھا۔

اسلام کے شیدائی اور جہاد آزادی کے اس خذر سپاہی کی ولادت باسعادت ۱۸۹۱ء کو سرسبز وشاداب مادر گیتی پنجاب کے ضلع ہوشیار پور تحصیل گڑھ شنکر میں راجپوت برادری کے ایک معزز گھرانے میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا نام چودھری امیر خان تھا۔ گھر کے دیندار ماحول کے باعث چودھری صاحبؒ بچپن ہی سے صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دیگر دینی امور سے کما حقہ طور پر آشنا ہوگئے تھے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں کے اسکول میں مکمل کی اور پھر مزید تعلیم کے حصول کے لئے امرتسر تشریف لے گئے۔ انہی دنوں شہر میں ہیضے کی وباء پھوٹ پڑی تو مخلوق خدا کی خدمت کے جذبے سے سرشار غریبوں کا یہ غمگسار اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر علاج معالجے کی استطاعت نہ رکھنے والے غریبوں کو اس ہلاکت خیز مرض کے ہاتھوں موت کے چنگل میں جانے سے بچانے اور ان کو ہر ممکنہ ضروری امداد فراہم کرنے کے لئے شب وروز سرگرم عمل ہوگیا جس کے نتیجے میں اس موذی مرض نے چودھری صاحبؒ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ بفضل تعالیٰ جان تو بچ گئی لیکن دائمی کھانسی کا یہیں سے آغاز ہوا۔

بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر چودھری صاحب حصول تعلیم کا سلسلہ منقطع کر کے پنجاب پولیس میں سب انسپکٹر کی حیثیت سے بھرتی ہوگئے۔ اس امر کی وضاحت چودھری صاحب نے اپنی سوانح حیات "میرا افسانہ" میں ان الفاظ میں فرمائی ہے:

"میری طبیعت کے رجحانات اگرچہ انگریز کی طرف مائل نہ تھے تاہم وقت کے رواج کے مطابق سلسلہ ملازمت میں منسلک ہو کر حلقہ بگوش انگریز ہوگیا۔ ۱۹۱۷ء میں بطور سب انسپکٹر پولیس بھرتی ہوگیا، انگریز پرستی نے مسلمانوں کی لٹیا ڈبودی تو سب مسلمانوں کے ساتھ میری آنکھوں سے بھی غفلت کی پٹی کھلنا شروع ہوگئی"۔

چودھری افضل حقؒ کے دل میں فرنگی سامراج کے خلاف نفرت وحقارت کی جو چنگاری سلگ رہی تھی اسے امام المجاہدین، شہنشاہ خطابت، امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نور اللہ مرقدہ کی آتش بیانی نے شعلہ جوالہ بنادیا۔ تحریک خلافت کا زمانہ تھا۔ لدھیانہ میں منعقدہ ایک عظیم الشان جلسے میں حضرت امیر شریعت نے اپنے مخصوص قلندرانہ وساحرانہ انداز اور شیر ببر جیسی آواز میں مسلمانوں پر روا رکھے گئے فرنگی آقاؤں کے ظلم

محمد ابراہیم بندھانی

واستبدادیت اور مسلمانوں کی مظلومیت ومعصومیت کی خونچکاں داستان بیان فرمائی تو جلسے کی کارروائی سرکاری ڈائری میں نوٹ کرنے کی غرض سے جلسہ گاہ میں پولیس وردی زیب تن کر کے آئے ہوئے سب انسپکٹر افضل حق کا قرطاس پر تیز رفتاری سے چلتا ہوا قلم بھی تھم گیا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تقریر دلپذیر سے چودھری افضل حق کی دل کی کایا اور ذہن کی دنیا میں جوش وعمل کا ایک طوفان برپا ہوچکا تھا وہ افضل حق جو سب انسپکٹر کی حیثیت سے جلسہ گاہ میں فرنگی حکمرانوں کے سیاہ قوانین کی نگہبانی کے لئے آیا تھا اب حضرت بخاریؒ کی تقریر کے فیوض وبرکات کی بدولت اس کی سلطنت کا صف اول کا باغی بن کر واپس ہو رہا تھا۔ مسلمان قوم کے تابناک مستقبل کی خاطر انگریز سرکار کی ملازمت کو ٹھوکر لگا کر جرات وشجاعت کا یہ پیکر اپنی زندگی کو تاریک راہوں میں ڈالنے کا عزم صمیم کر چکے تھے۔

چودھری صاحب نے چمن زار سے نکل کر پرخار صحرا میں اپنی آمد کا پس منظر اپنے مخصوص محققانہ ومفکرانہ انداز میں اس طرح ارشاد فرمایا ہے کہ:

"عطاء اللہ شاہ صاحبؒ کی مسلسل دو تقریروں نے میرا کام تمام کردیا، انگریز نے عالم اسلام پر جو ظلم وستم روا رکھا تھا اسے دیکھ دیکھ کر میں ملازمت کے دوران دل ہی دل میں کڑھتا رہتا تھا، اب شاہ جی کی تقریروں نے جلتی پر تیل کا کام کیا، شاہ جی نے اہل فرنگ کی اسلام دشمنی کا اپنی جادو بیانی سے ایسا نقشہ کھینچا کہ میرے قلب وجگر میں بچپن سے لے کر عالم شباب تک انگریزوں کے خلاف نفرت وحقارت کا جو جذبہ پرورش پا رہا تھا ایسا ابھر کر ہوا کہ مجھے دنیا ومافیہا کی کوئی خبر نہ تھی، وہ تقریر کر رہے تھے اور میرے دل کی ایک ایک دھڑکن ان کے خیالات سے ہم آہنگ تھی، تین چار گھنٹے کی یہ ساحرانہ خطابت جب اختتام پذیر ہوئی تو مجھے یوں لگا کہ میں کسی خواب سے بیدار ہوا ہوں میں اس امر پر غور وفکر کر رہا تھا کہ خوشحالی میں ساتھ دینا بھی کوئی نیکی اور بہادری ہے؟ شرافت اور خلوص کا تقاضہ یہ ہے کہ اسلام کے اس بدترین دور میں تھوڑی سی بھی قربانی بہت سے اجر کا باعث ہوسکتی ہے، زندگی کو کسی نصب العین، کسی خوشنما مقصد اور خودداری کے جذبے کے تحت بسر کرنا ہی اصل مثالی حیات ہے انہی جذبات سے مغلوب ہو کر میں نے استعفیٰ داغ دیا"

سرکاری عہدے سے چھٹکارا حاصل کرنے کے بعد جرات وعزیمت کے اس پیکر نے گاؤں اور دیہاتوں سے جہاں لوگ فرنگی آقاؤں کے خلاف کچھ کہنا تو درکنار بات تک سننے کا یارانہ رکھتے تھے پوری جرات وبے باکی کے ساتھ جذبہ آزادی کو پروان چڑھانے اور فرنگی اقتدار کو زمیں بوس کرنے کی تحریک کا آغاز کردیا۔ فرنگی حکومت جس پر چودھری صاحب کے استعفے کی وجہ سے پہلے ہی بوکھلاہٹ طاری ہوگئی تھی اب چودھری صاحب کی باغیانہ تقریروں سے لرزہ براندام ہو کر اس مرد حریت کو جدوجہد آزادی کے عظیم مشن سے باز رکھنے کے لئے اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئی پہلے تو چودھری صاحب کو دولت وحشمت اور انعام واکرام سے نوازنے کے لالچ دیئے جنہیں چودھری صاحب نے پائے حقارت سے ٹھکرادیا تو پھر فرنگی سرکار نے فرعونی طاقت کے نشے میں بدمست ہو کر ڈرانے دھمکانے کی روایتی پالیسی اختیار کی لیکن یہ مرد حریت جو اپنا سب کچھ قربان

کرکے قوم کے ہاتھوں میں پڑی ہوئی غلامی کی زنجیریں توڑنے اور اسے آزاد فضاؤں میں سانس دلانے کا تہیہ کرچکا تھا ہر قسم کے خطرات سے بے نیاز ہوکر پورے عزم واستقامت کے ساتھ برسرپیکار رہا۔ اور پھر بالآخر فرنگی سرکار نے چودھری صاحب کو گرفتار کرکے آہنی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا۔ چودھری صاحب کو مقدمہ بغاوت کے ملزم کی حیثیت سے جب عدالت میں پیش کیا گیا تو جج نے بیان دینے کا حکم دیا۔ چودھری صاحب نے کہا کہ:

"پولیس کا لیجئے جو رات ہی رات مجھے جیل سے یہاں لے آئی اور ترتیب بیان کا موقع ہی نہ دیا"

جج نے چودھری صاحب کے حوصلے اور ولولے کی آزمائش کرتے ہوئے پوچھا کہ پھر تمہیں کتنی سزا دی جائے؟ تو تحریک آزادی کے اس سرفروش مجاہد نے اس موقع پر پختگی ایمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے انگریز عدالت کو مخاطب کرکے جواب دیا کہ:

"حکومت فرنگ کی نافرمانی کرکے مرض کی شدت ہے' اگر سزا اسی مرض کی دوا ہے تو پھر پوری خوراک دیجئے"۔ جج نے ہنس کر کہا "نہیں کم از کم سے شروع کیجئے یعنی چھ ماہ جیل یا تڑا"۔

یہ پہلی سزا تھی جو چودھری صاحب کو ۱۹؍فروری ۱۹۲۲ء کو دی گئی۔ اور پھر آپ کو انبالہ جیل پہنچا دیا گیا۔

جیل میں قیدیوں پر ہونے والے بہیمانہ تشدد' ناقص غذاؤں اور سیاسی وغیر سیاسی قیدیوں سے امتیازی سلوک برتنے کا مطالبہ کرتے ہوئے چودھری صاحب نے "فارغ تو نہ بیٹھے گا محشر میں جنوں میرا" کے مصداق جیل کے نظم ونسق کے خلاف بغاوت کردی۔

جیل خانے کی دنیا میں اصلاحات کی یہ پہلی صدائے بازگشت تھی جو اس مرد قلندر نے خدمت خلق کے جذبے سے سرشار ہوکر بلند کی۔ بس پھر کیا تھا' مدتوں سے وحشت وبربریت کی چکی میں پستے ہوئے قیدیوں کے جذبات میں بھی تلاطم پیدا ہوگیا انہوں نے جیل میں ہنگامہ برپا کردیا جس کی تحقیقات کے لئے انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات کے علاوہ پنجاب پولیس کے انگریز آئی جی بھی انبالہ جیل پہنچے۔ جیل قوانین کے مطابق تمام قیدی ایسے افسروں کی آمد پر ان کے احترام میں کھڑے ہوجاتے ہیں لیکن جیسے ہی یہ دونوں ذمہ دار افسران چودھری صاحب کی کوٹھری کے سامنے پہنچے تو جیلر کے حکم کے باوجود چودھری صاحب اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہے۔ آئی جی نے چودھری صاحب کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور غصے میں کہا:

"پولیس کی نوکری چھوڑ کر انگریزوں سے حکومت چھیننے آئے ہو اب اس کا مزہ چکھو"۔

اس کے بعد چودھری صاحب پر انسانیت سوز مظالم ڈھانے شروع کردیئے گئے۔ صبح آٹھ بجے ان کو کوٹھری میں سے نکالا جاتا اور پھر ایک درخت کے ساتھ دائیں ہاتھ کو ہتھکڑی لگاکر باندھ دیا جاتا اور شام چھ بجے تک چودھری صاحب اسی حالت میں کھڑے رہتے۔ پاؤں میں بیڑیاں اور ہاتھوں میں کھڑی ہتھکڑی کی وحشتناک سزا کا سلسلہ چھ ماہ تک جاری رہا۔ چودھری صاحب کو جسمانی طور پر دی گئی ان سزاؤں پر ہی اکتفاء نہ کیا گیا بلکہ ان درندہ صفت فرنگی حکمرانوں نے پسا ہوا شیشہ اور دیگر مضر رساں اشیاء کھانے میں ملاکر ان کو دیں جس سے چودھری صاحب کو گلے کی خرابی سمیت مختلف مہلک امراض بھی لاحق ہوگئے۔

فرنگی حکومت نے چودھری صاحب کو ہراساں ولرزاں کرنے والی تمام تدبیریں آزماکر دیکھ لیں لیکن یہ مرد مجاہد۔

ہے سنت ارباب وفا صبر وتوکل
چھوٹے نہ کہیں ہاتھ سے دامان خدا دیکھ

پر ایمان کامل رکھتے ہوئی نصرت خداوندی کے سہارے حصول مقصد کے راستے میں پیش آمدہ تمام مصائب ومشکلات کو برداشت کرتے ہوئے آبلہ پاء راہوں پر رواں دواں ہی رہے۔

جیل سے رہائی کے بعد آپ کو کانگریس ضلع ہوشیار پور کا صدر منتخب کیا گیا۔ ۱۹۲۶ء میں چودھری صاحب پہلی بار اپنے ضلع سے پنجاب اسمبلی کے رکن بنے۔ اسمبلی میں آپ نے اپنی صلاحیت وقابلیت کے وہ جوہر دکھائے جو نہ صرف برصغیر پاک وہند کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت اختیار کرگئے بلکہ آپ کو اس دور کے ملی رہنماؤں میں منفرد وممتاز مقام بھی حاصل ہوگیا۔ مسلح سکھوں کے مقابلے میں نہتے مسلمانوں کی جان ومال اور عزت وآبرو کے تحفظ کے لئے چودھری صاحب نے کئی روز کی بحث وتمحیص کے بعد پنجاب اسمبلی سے مسلمان قوم کو دفاعی ضرورت کے طور پر کلہاڑی اور تلوار بغیر لائسنس اپنے پاس رکھنے کی منظوری حاصل کرکے اور اس کے لئے باقاعدہ قانون بنواکر ایک ناقابل فراموش کارنامہ سرانجام دیا۔ ۱۹۳۵ء میں آپ آل انڈیا کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر نامزد ہوئے۔ اور اسی حیثیت میں دہلی سے آپ کی گرفتاری پھر عمل میں آئی ۱۹۳۱ء میں رہا ہوئے تو کانگریس کی مسلم آزار پالیسی اور اس کی قیادت کے متعصبانہ رویئے سے برگشتہ ہوکر چودھری صاحب نے مسلمانوں کی علیحدہ تنظیم کے قیام پر غور وفکر شروع کردیا اور پھر بالآخر ۱۸ر جولائی ۱۹۳۱ء میں امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری" رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی" امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد" اور مولانا ظفر علی خان" وغیرہم کے ساتھ مل کر "مجلس احرار اسلام" کے نام سے وہ تاریخ ساز قافلہ حریت ترتیب دیا جس کے اعلیٰ رہنماؤں سے لے کر ادنیٰ رضاکار تک کی فرنگی سامراج کے خاتمے' دین اسلام کی سربلندی' ناموس ختم نبوت' اور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے جاں نثاری وفداکاری کے لازوال واقعات نے قرون اولیٰ کے کفر واسلام کے معرکوں کی یاد تازہ کردی۔ یہ مجلس احرار اسلام ہی تھی جس نے قاضی احسان احمد شجاع آبادی" شیخ حسام الدین' ماسٹر تاج الدین انصاری" آغا شورش کاشمیری" مولانا مظہر علی اظہر" اور مولانا غلام غوث ہزاروی" جیسے بے بدل خطیب پیدا کئے جنہوں نے اپنے جرأتمندانہ کردار وگفتار سے بڑے بڑے طوفانوں کے دھارے موڑ دیئے۔ یہی وہ مجاہدین قوم تھے جو حق بات تختہ دار پر بھی کہنے میں کبھی نہیں چوکتے تھے۔

عاشق رسول' آغا شورش کاشمیری" چودھری صاحب" کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنی سوانح حیات میں رقم طراز ہیں کہ:

"مجلس احرار حقیقتاً" دو شخصیتوں چودھری افضل حق اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری" ہی کے سحر وتاثر کا نام تھا' چودھری صاحب نے یہ قافلہ مرتب کیا ارشاہ جی" اس قافلے کے حدی خوان تھے۔ چودھری صاحب قرن اول کے ان صحابہؓ کی یادگار تھے جن سے فہم وفکر اور فقر واستغناء کی راہیں روشن ہوئیں اور جو اسلام کے تاریخی تذکروں میں فخر ومباہات کی مسندوں پر فائز ہیں"۔

چودھری صاحب" عمر بھر حکومت الہیہ کے عملی نفاذ کے لئے کوشاں رہے۔ ان کی تمام تر فکر اور سوچ کا محور ومرکز سربلندی دین اور انسانیت کی فلاح وبہبود تھا۔ چودھری صاحب دین محمدیؐ کو سیاسی اغراض ومفادات کے لئے محض نعرے کے طور پر استعمال کئے جانے کے سخت خلاف تھے بلکہ وہ اس مقدس نظام حیات کو زندگی کے تمام شعبوں میں عملی روح کے ساتھ اپنائے جانے کے خواہاں تھے۔ اسی لئے ایک موقع پر چودھری صاحب" نے مغربی تہذیب کے دلدادہ لیگی سیاستدانوں کے بارے میں یہ تاریخی فقرہ کہا تھا کہ "مسلمانوں کو یہی صدمہ نہیں کہ اکثر لیگی مسلمان اسلامی کلچر کے دعویٰ کا "لندنی" نمونہ ہیں بلکہ انہیں بجا طور پر یہ بھی شکایت ہے کہ بعض کانگریسی مسلمان حجازی تہذیب کا "بنارسی" ماڈل بھی ہیں۔ عشق رسول' چودھری صاحب" کے رگ وریشے میں سرایت کئے ہوئے تھا۔ مرزا غلام احمد کذاب کے فرنگی سرکار کے اشارے پر کئے گئے دعویٰ نبوت کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے فرمایا:

"تکمیل دین کے بعد اجرائے نبوت کے قائل مرزائی لوگ گویا تاج محل پر مٹی کا گھروندا تیار کرکے ذوق سلیم کی توہین کرنا چاہتے ہیں' جس طرح فن تعمیر کے ماہر ایسے کور ذوق کو برداشت نہیں کرسکتے اسی طرح سچے مسلمان ایسے کور باطن مذہب کو قبول نہیں کرسکتے"۔

چودھری صاحب" سرمایہ داری وجاگیرداری کے اس ظالمانہ اور انسانیت سوز نظام کے بھی زبردست مخالف تھے کہ امیر کا کتا بھی عیش وآسائش کی زندگی گزارے اور غریب کی بچوں کو ایک وقت کی روٹی اور جھونپڑی میں پڑے ہوئے دیئے کو جلانے کے لئے تیل بھی میسر نہ ہو۔ چودھری صاحب" کا یہ ایمان کامل تھا کہ ناامیدی ومایوسی کی تاریکی میں بھٹکتی ہوئی غربت وافلاس زدہ انسانیت کے تمام تر

باقی صفحہ ۲۷ پر

اپنے گرم لہو کے ذریعے
دنیا کے جغرافیائی نقشے پر نئی لکیریں کھینچنے کی جدوجہد کرنیوالوں کی

عالمی ضمیر کے نام ایک صدا

وصی مظہر ندوی، مدیر اعلیٰ "فروغ"

اکتوبر کا آخری ہفتہ کشمیر اور اہل کشمیر کی اس بلند آہنگ فریاد کا ہفتہ ہے جس کی پیچھے بے پناہ جبر و بربریت کے مقابل میں جہاد، شہادت اور صبر و استقامت کی طویل ایمان افروز تاریخ ہے۔

۲۴ اکتوبر ۴۷ء کا دن وہ تاریخی دن ہے جب ظالم ڈوگرہ حکومت کے خلاف باشندگان کشمیر کی طویل جدوجہد نے اس حد تک کامیابی حاصل کرلی تھی کہ کشمیر کا ایک بڑا حصہ آزاد ہو گیا۔ آزاد جموں و کشمیر حکومت قائم کردی گئی اور مجاہدین حریت کامیابی کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے سری نگر کے دروازے پر دستک دینے لگے۔

لیکن دین اسلام کی حلقہ بگوش ۸۵ فی صد اکثریت کو غلام بنائے رکھنے کی جس سازش کا آغاز ۱۹۳۹ء میں کشمیر نیشنل کانفرنس کی بنیاد ڈال کر کیا گیا تھا، اس کی تکمیل اس طرح کی گئی کہ ۲۴ اکتوبر کو سری نگر کے ہندو راجہ نے کشمیر کا الحاق بھارت کے ساتھ کرنے کی درخواست دی اور ۲۷ اکتوبر کو بھارت کے انگریز گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے نہ صرف اس درخواست کی بنیاد پر کشمیر کا بھارت کے ساتھ عارضی الحاق قبول کرلیا، بلکہ اسی دن بھارتی فوجوں کو سری نگر میں اتار دیا۔

الحمد للہ اس سال ۲۴ اکتوبر کو باشندگان آزاد کشمیر نے کنٹرول لائن کی طرف پیش قدمی کر کے مقبوضہ کشمیر کے مجاہدین کے ساتھ اپنی یکجہتی کا مظاہرہ کیا اور ۲۷ اکتوبر کو تمام اہل کشمیر نے بھارت کے سامراجی اقدام کے خلاف اظہار نفرت کے لئے یوم سیاہ منایا۔

بھارت کے ساتھ کشمیر کا یہ عارضی الحاق جس کو بھارت یکطرفہ طور پر مستقل قرار دے کر کشمیر کو بھارت کا "اٹوٹ انگ" قرار دے رہا ہے، ہر لحاظ سے غیر آئینی، غیر قانونی اور غیر اخلاقی ہے کیونکہ:

(۱) برصغیر کی تقسیم کا بنیادی اصول یہ تھا کہ پاکستان سے ملحقہ مسلم اکثریت کے علاقے پاکستان میں شامل ہوں گے، لیکن اس اصول کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے گورداسپور ضلع کی بعض تحصیلوں کو ریڈ کلف ایوارڈ کے ذریعہ بھارت میں شامل کرنے کا فیصلہ حاصل کیا گیا، تاکہ بھارت کی سرحدیں کسی نہ کسی طرح کشمیر سے جا ملیں، اور بھارت کو کشمیر پر قبضہ کرنے کا بہانہ اور راستہ ہاتھ آجائے۔

(۲) بھارت کے ساتھ کشمیر کا یہ الحاق برصغیر کی پانچ سو کے قریب آزاد یا نیم خود مختار ریاستوں کو پاکستان یا بھارت سے ملحق کرنے کے اس اصول کے بھی خلاف تھا، جس کے مطابق پاکستان سے متصل ۸۵ فی صد مسلم اکثریت والی ریاست، کشمیر کو لازماً پاکستان میں شامل ہونا چاہئے تھا۔

(۳) بھارت کے ساتھ کشمیر کے الحاق کا یہ فیصلہ، کشمیری کی بھاری اکثریت کی مکمل نمائندگی کا حق رکھنے والی جماعت

تحریر: مولانا سید وصی مظہر ندوی
مدیر اعلیٰ ہفت روزہ "فروغ"

آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی قرارداد کے بھی خلاف تھا، جس میں پورے جموں و کشمیر کو پاکستان کے ساتھ ملحق کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

(۴) بھارت کے ساتھ کشمیر کا یہ الحاق جو کشمیر کے ہندو راجہ کی درخواست پر عمل میں لایا گیا، اس لحاظ سے بھی غیر قانونی تھا کہ اس الحاق سے تین روز قبل آزاد جموں و کشمیر کی حکومت اسے معزول کر چکی تھی اور وہ خود سری نگر سے بھاگ کر جموں میں پناہ لے چکا تھا۔

(۵) راجہ ہری سنگھ کی الحاق کی درخواست بین الاقوامی قانون کے بھی خلاف تھی کیونکہ ہری سنگھ خود ۱۵ اگست ۴۷ء کو یعنی الحاق کی درخواست سے دو ماہ گیارہ دن قبل، حکومت پاکستان سے حالات کو جوں کا توں باقی رکھنے کا معاہدہ کر چکا تھا۔ ظاہر ہے کہ بھارت کے ساتھ الحاق کرنا اس معاہدے کی صریح اور شدید خلاف ورزی تھی۔

(۶) اہم ترین بات یہ ہے کہ راجہ ہری سنگھ بجائی خود، کشمیر کا قانونی حکمران بھی نہ تھا، کیونکہ اسے ریاست کی حکمرانی اپنے دادا گلاب سنگھ کی وراثت کے طور پر ملی تھی، جس نے ۱۸۴۶ء میں ریاست کو باشندوں سمیت ۸۵ لاکھ نانک شاہی روپیہ میں خریدا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ بیع نامہ سراسر غیر قانونی اور غیر انسانی تھا۔ اس بیع نامے کے تحت گلاب سنگھ اور اس کے خاندان کو ریاست پر حکمرانی کرنے کا کوئی اخلاقی جواز حاصل نہیں ہوتا۔

(۷) بھارت کے ساتھ کشمیر کے الحاق کا فیصلہ اس لحاظ سے بھی ناجائز اور باطل ہے کہ بھارت خود مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ میں لے گیا۔ اقوام متحدہ کی اس قرارداد کی رو سے جنگ بندی عمل میں آئی جس میں طے کیا گیا تھا کہ کشمیر کے الحاق کا فیصلہ کشمیری باشندے آزادانہ رائے شماری کے ذریعہ کریں گے۔ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۸ء تک اقوام متحدہ نے چھ سے زائد قراردادوں کے ذریعے اپنے اس فیصلے کی توثیق بھی کی۔ یہی نہیں بھارت نے بھی ہر بار اس فیصلے پر عمل درآمد کرنے کا وعدہ کیا۔

بھارت تو بلاشبہ اپنے اس وعدے سے پھر چکا ہے، کیونکہ وہ چانکیہ کی سیاست کے اس اصول پر کاربند ہے جس کے تحت اپنے مفاد کے لئے دھوکا دینا یا معاہدے سے انحراف کرنا بالکل جائز ہے۔ لیکن عالمی ضمیر کہاں سو گیا ہے، وہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت پر بھارت کے اس ڈاکے کو کیوں برداشت کر رہا ہے، اقوام متحدہ خود اپنے فیصلوں پر عمل درآمد کروانے کے لئے کیوں تیار نہیں۔

باشندگان کشمیر ان سوالات کے جواب پر بہت مدت تک غور کرتے رہے، اور اس صورت حال کے خلاف آواز بھی بلند کرتے رہے، لیکن جب عالمی ضمیر کو جھنجھوڑنے کی ہر پرامن کوشش ناکام ہو گئی، وہ خوابیدہ ہونے کے بجائے بالکل مردہ محسوس ہونے لگا، تو تب باشندگان کشمیر نے اپنے موجودہ جہاد کا آغاز بھارتی انتخابات کے مکمل مقاطعہ سے کیا، آج مجاہدین کے لہو سے مقبوضہ کشمیر میں جہاد حریت کا درخشاں باب لکھا جا رہا ہے جس کی ایک ایک سطر قیامت تک تمام مظلوموں کے خون کو گرماتی رہے گی اور ان کو منزل جہاد کی طرف گامزن ہونے کی دعوت دیتی رہے گی۔

اس جہاد حریت میں بھارتی فوج کے درندے اب تک ۳۲ ہزار سے زائد مسلمان، مردوں، عورتوں اور بچوں کو شہید کر چکے ہیں۔ شدید زخمیوں کی تعداد بھی شہداء کی تعداد کے لگ بھگ ہی ہے۔ پچاس ہزار سے زائد کشمیری مسلمان بھارتی جیلوں، آبروریزی، پچاس ہزار کے قریب دوکانوں اور مکانوں کو نذر آتش کرنا اور مکینوں کو زندہ جلا دینا بھارتی فوجیوں کے دل پسند مشغلے ہیں۔ لیکن۔

بڑھتا ہے ذوق جرم یہاں ہر سزا کے بعد

باقی صفحہ ۲۶ پر

۱۴ تا ۲۰ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ مطابق ۸ تا ۱۴ جنوری ۱۹۹۳ء

کالم

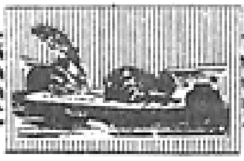

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ واپس لیا جارہا ہے؟؟

ہماری موجودہ حکومت کے گزشتہ دو سال میں یہ ریکارڈ رہا ہے کہ جب بھی یہ کسی نئے منصوبے پر کام شروع کرتی ہے تو اسے بلا وجہ متنازع بنا کر اپنے لئے مسائل پر مسائل کھڑے کرلیتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بالآخر وہ منصوبہ یا تو کھٹائی میں پڑ جاتا ہے اور یا وہ منصوبہ عملی مراحل طے تو کرلیتا ہے مگر خاصی تاخیر کا شکار ہو جاتا ہے۔

ایسے بہت سے منصوبوں میں سے ایک منصوبہ قومی شناختی کارڈ کو کمپیوٹرائز کرانے کا بھی ہے۔

حکومت نے اعلان کیا کہ جعل سازی پر کنٹرول پانے کے لئے شناختی کارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہر حکومت کی یہ فطرت ہوتی ہے کہ وہ جب بھی قوم کو کوئی نیا تحفہ دیتی ہے تو اس تحفے کو قوم کے حوالے کرنے کے لئے جو تقریب منعقد ہوا کرتی اس میں اکثر وزیر اعظم یا متعلقہ وفاقی وزیر جو مہمان خصوصی کے طور پر موجود ہوتا ہے وہ اس متعلقہ تحفے کو قوم کو دینے کے منظر سے تو لطف اندوز ہوتا ہی ہے مگر اس کی کوشش ہوتی ہے کہ مستقبل میں قوم کو کسی نئے تحفے کے دیئے جانے کی خوشخبری بھی سنا دی جائے تاکہ کریڈٹ میں دگنا اضافہ ہو اور اس کا خاطر خواہ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگلے دن اخبارات میں وزیر موصوف کے بیان کی اصل سرخی اگلے تحفے کے اعلان کی ہوتی ہے اور تقریب جس تحفے کے سلسلے میں ہوتی ہے وہ ذیلی سرخی میں جگہ پاتا ہے۔

ایسی ہی ایک تقریب تقریباً ایک برس قبل اسلام آباد ائیرپورٹ پر منعقد ہوئی جس میں وزیر داخلہ محترم چودھری شجاعت حسین نے جعلی پاسپورٹ اور ویزوں کی روک تھام کے لئے نصب کی گئی مشین کا افتتاح کیا۔ یعنی قوم کی خدمت کے لئے یہ ایک تحفہ تھا جو حکومت نے پیش کیا۔ اگرچہ یہ تحفہ خود حکومت کو برطانیہ سے ملا تھا۔

اسی تقریب میں مستقبل میں قوم کو کمپیوٹرائز شناختی کارڈ کا تحفہ دینے کا اعلان بھی چودھری صاحب نے فرمایا اور حسب دستور اگلے دن اخبارات نے چودھری صاحب کے حوالے سے جو خبر لگائی اس میں سرخی کمپیوٹرائز شناختی کارڈ کی خوشخبری ہی کی تھی۔

اس اعلان کے بعد اسلامیان پاکستان نے مذہب کے خانے کے اضافہ کا نہایت ہی جائز اور غیر متنازع مطالبہ پیش کیا بلکہ ابتداء میں تو یہ تجویز تھی مگر جب اس جائز اور ضروری تجویز کو حکومت نے درخور اعتنا نہ سمجھا تو اس تجویز نے مطالبہ کی شکل اختیار کرلی اور جب یہ مطالبہ بھی تسلیم نہ کیا گیا تو پھر اسے منوانے کے لئے ایک پرامن تحریک شروع کی گئی اور پرامن ہونے کا یہ عالم تھا کہ عوام کو سڑکوں پر لانے کی کوشش تک نہیں کی گئی حالانکہ پاکستان کا یہ مزاج ہے کہ یہاں بات بات پر عوام کو سڑکوں پر لے آیا جاتا ہے' شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کے مطالبے کو منوانے کے لئے جو پرامن تحریک شروع کی گئی اس کا انداز یہ تھا کہ ایک وفد سینیٹر حافظ حسین احمد' سینیٹر راجہ ظفر الحق اور بعض دیگر زعما و دانشوروں پر مشتمل صدر مملکت جناب غلام اسحاق خان سے ملا اور براہ راست ان کے سامنے اپنا مطالبہ پیش کیا۔ صدر محترم نے وعدہ کیا کہ یہ مطالبہ مان لیا جائے گا اور مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے گا۔ مگر صدر محترم کے اس وعدے نے ایفا ہونے میں تاخیر اختیار کی۔ چنانچہ پھر ایک وفد وزیر اعظم میاں نواز شریف سے ملا۔ جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمن نے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ سے فون پر بھی بات کی۔ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد اور قومی اسمبلی میں جماعت کے پارلیمانی لیڈر لیاقت بلوچ نے ایک مرتبہ پھر صدر سے ملاقات کی۔ یہ تو براہ راست رابطے کا

حال تھا جبکہ آل پارٹیز مجلس تحفظ ختم نبوت کی عرضداشت جسے اہلیان پاکستان نے پر کیا تھا صدر مملکت' وزیر اعظم' وزیر داخلہ' وزیر مذہبی امور سیکرٹری داخلہ' ڈائریکٹر جنرل رجسٹریشن کے نام تقریباً پچاس پچاس ہزار کی تعداد میں ارسال کی گئی۔ جبکہ اخبارات اور رسائل وجرائد میں بیانات اور اشتہارات کی مہم الگ تھی مگر پتہ نہیں کیوں حکومت پھر بھی نہیں مانی۔

چنانچہ قائدین مجلس عمل نے پاکستان کے صرف ایک شہر اسلام آباد میں عوام کو سڑک پر لانے کا فیصلہ کیا اس سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ تحریک کو پرامن رکھنے کا کس قدر اہتمام تھا۔

بالآخر حکومت نے اس اقدام کے بعد شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کا فیصلہ کرلیا اور وزارت داخلہ نے اس کا اعلان بھی کردیا۔ اس پر حکومت کو شاباش اور مبارکبادیں دی گئیں جو یقیناً" ان کا حق تھا۔

پھر اچانک ہی ان اقلیتوں کی طرف سے احتجاج کا سلسلہ شروع کردیا گیا جن کا اس اضافے سے کسی قسم کا استحصال نہیں ہوا تھا۔

اس پر انہیں سمجھایا بھی گیا کہ اگر آپ کا کوئی حق مارا گیا ہے تو آپ سامنے لائیں تاکہ اس کا تدارک کیا جاسکے۔ مگر اقلیتی کیمپ نے اس کا کوئی مثبت جواب نہیں دیا اور اپنی تحریک جاری رکھی اور یوں وہ تحریک شروع رہی۔ جو اس حوالے سے انوکھی اور غالباً تاریخ کی پہلی تحریک تھی جو اپنے مذہب کو چھپانے کے لئے چل رہی تھی۔

بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ اس تحریک کے پیچھے حکومتی ایجنسیاں ہیں حکومت اس اضافے کو واپس لینے کے لئے جواز تلاش کررہی ہے۔ جبکہ بعض حلقوں کا کہنا تھا کہ اس کی پشت پر قادیانی ہیں اور ہمارا موقف اور رائے بھی یہی تھی' اسی دوران امریکہ اور دیگر یورپی ممالک نے بھی اپنی تشویش کا اظہار کیا جو کہ وہ ہمیشہ اسلامی نقطہ نظر سے دنیا کے کسی ملک میں ہونے والی تبدیلی پر کیا کرتے ہیں۔

میرے ایک دوست کا کہنا تھا کہ امریکہ پاکستانی عیسائیوں کی پشت پناہی کررہا ہے مگر میں نے عرض کیا کہ نہیں' امریکہ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس اضافے سے عیسائیوں کا کوئی بھی نقصان نہیں ہوا۔ امریکہ تو قادیانیوں کی پشت پناہی کررہا ہے اور چونکہ قادیانی سڑکوں پر آ نہیں سکتے اس لئے عیسائیوں کو لایا گیا ہے اب ایک خبر روزنامہ "جنگ کراچی" کی ملاحظہ ہو۔

"اسلام آباد (این این آئی) حکومت نے ملک میں تمام رجسٹریشن دفاتر کو پرانے طریقہ کار کے مطابق شناختی کارڈ جاری کرنے کے احکامات جاری کردیئے ہیں۔ باخبر ذرائع کے مطابق اس بات کا فیصلہ وزارت داخلہ کے اعلیٰ حکام نے ایک اجلاس میں جس میں اقلیتی برادری کے ان خدشات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا جس میں شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھنے سے اقلیتی دوسرے درجے کے شہری کہلاتے تھے۔ حکومت نے غور وخوض کے بعد شناختی کارڈوں کو دوبارہ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(جنگ کراچی۔ ۲۵ر دسمبر صفحہ ۱۴)

اگرچہ اس خبر کی تردید بھی آچکی ہے مگر پھر بھی بعض حلقے اس خبر کو جسارت کراچی کے فرائیڈے اسپیشل میں چھپنے والے مضمون سے ملاتے ہوئے نئی بات کرتے ہیں۔ اس مضمون میں صاحب مضمون نے لکھا ہے کہ وہ کمپیوٹر جو شناختی کارڈ کی طباعت کے لئے لائے گئے ہیں وہ ناقص اور گھٹیا ہیں اور ان کی کارکردگی صفر ہے۔

باقی صفحہ ۲۷ پر

چھٹی سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس
منعقدہ ۱۲ اگست ۱۹۹۰ء بمقام بریڈ فورڈ (برطانیہ) میں

ضبط و ترتیب
مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا

مفتی احمد الرحمٰن کا ولولہ انگیز خطاب

برطانیہ کے مسلمانوں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں میں یہاں کے علماء کرام اور مسلمانوں سے درخواست کروں گا کہ آپ یہاں قادیانیوں کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملانے کیلئے شب و روز محنت کریں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کیساتھ پورا پورا تعاون کریں

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا :-

محترم بزرگو دوستو اور بھائیو!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے اور آپ حضرات نے اس اجتماع میں شرکت کر کے اپنی دینی غیرت کا ثبوت دیا اللہ پاک آپ حضرات کے اس آنے کو قبول فرمائے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر اور بزرگوں کی کاوشوں اور محنتوں میں اللہ پاک آپ سب کو شریک فرمائے۔

اللہ پاک کا ہم پر بڑا کرم اور احسان ہے کہ ہمیں مسلمان بنایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامیت عطا فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ کر دیا۔ یہ اللہ پاک کا ہم پر اتنا عظیم احسان اور کرم ہے ہم ان کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔

کذاب کے دامن کے ساتھ وابستہ کر دیا۔

اور ابھی آپ نے بیان میں سنا کہ جب امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ نے ایک قادیانی کو دھاڑیں مار کر روتا ہوا دیکھا تو ہاتھ سے پکڑ کر یہ فرمایا تھا کہ اگر جا ہو تو اس وقت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر بزرگ اور کارکنوں نے یہ کیا کہ پاکستان سے برطانیہ اگر ختم نبوت کا ڈیرہ جما دیا اب آپ حضرات کے تعاون کی ضرورت ہے کیونکہ اب یہ آپ ہی کے ملک کا مسئلہ ہے

مرزا قادیانی کو جہنم میں جلتا ہوا دکھا دوں تو یہاں لوگ کہ مگر اس بدبخت نے انکار کر دیا اور کہا میں سمجھوں گا کہ آپ نے مجھ پر جادو کر دیا ہے اور میری نظر بندی کر دی ہے۔

بہرحال جب ایک انسان محروم القسمت ہوتا ہے۔

اب مرزائیوں کا مرکز یہاں منتقل ہو چکا ہے اب دوبارہ پاکستان نہیں جا سکے گا۔ پاکستان کے غیور مسلمان جان کی قربانی دے سکتے ہیں مگر مرزا طاہر کے منحوس قدم کو دوبارہ پاکستان کی سرزمین پر نہیں رکھنے دیں گے۔

ورنہ دوسری طرف قادیانیوں کو دیکھئے جنہوں نے مرزا قادیانی کی لعنت کا طوق اپنے گلے میں ڈال رکھا ہے وہ بھی تو ہماری طرح انسان ہیں لیکن اللہ پاک نے انہیں اس عظیم نعمت سے محروم کر کے ایک ملعون، دجال اور

بدبخت ہو جاتا ہے اور اس کی عقل مسخ ہو جاتی ہے تو اللہ پاک اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے دور کر دیتے ہیں۔

آپ سب اللہ پاک کا شکر ادا کریں کیونکہ اس نے

ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر عظیم احسان ہے۔

آپ سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا شرف عطا فرمایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہم سب کی نجات ہوگی۔

اور جب آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت کے لئے یہ قربانی دی ہے یہ ایثار کیا ہے کہ (دور دور سے) ختم نبوت کے اجتماع میں شرکت کی ہے اب آئندہ بھی انشاء اللہ آپ سے یہی توقع ہے کہ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام کاموں میں شرکت کرتے رہیں گے۔

ابھی آپ حضرات نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی یہ کارکردگی سنی کہ اللہ پاک نے ان کے ذریعے سے ہزاروں لوگوں کو جو ایمان کی دولت سے محروم ہو چکے تھے۔ ان کو دوبارہ ایمان کی دولت نصیب فرمائی مغربی افریقہ کے

ملک مالی کا واقعہ آپ نے سنا کہ جہاں تیس ہزار سے لے کر چالیس ہزار تک لوگ مرتد ہو چکے تھے قادیانیت کے جال میں پھنس چکے تھے مرزا قادیانی ملعون کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو چکے تھے لیکن ہمارے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دو (۲) نوجوانوں نے وہاں جا کر ان لوگوں کو سمجھایا اور ان کو دوبارہ اسلام کی دعوت دی تو الحمد للہ ان کو بات سمجھ آگئی اور دوبارہ انہوں نے اسلام کو قبول کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جہنم کی آگ سے بچا لیا۔ (نعرہ ہائے تکبیر) یہ سب اللہ کا کرم ہے یہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا عظیم کارنامہ ہے اور ان (نوجوانوں) کی نجات کے لئے یہی کافی ہے۔

حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ اگر آپ

کے ذریعے سے کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت نصیب ہوگئی ایک آدمی بھی تمہاری وجہ سے اسلام میں داخل ہوگیا اس کو نجات حاصل ہوگئی وہ جنت کے اندر چلا گیا تو فرمایا کہ تمہارے لئے یہ سرخ اونٹوں سے بہت ہی بہتر ہے گویا دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے تمہارے لئے بہتر ہے۔

اگر ایک شخص کسی کے ذریعے سے ایمان لے آتا ہے مسلمان ہوجاتا ہے۔ دین اسلام کے حلقے میں داخل ہوجاتا ہے بس اس کی نجات کے لئے یہی کافی ہے۔

آپ سے بھی یہی توقع ہے کہ آپ اس جماعت کے ساتھ وابستہ ہوں گے باقاعدہ تعاون کریں گے اور کام فرمائیں میں آنے کی کوشش کریں گے۔

تو انشاء اللہ اسلام اور اس کام کی برکت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے آپ کو دنیا اور آخرت کی سعادتیں اور برکتیں حاصل ہوں گی۔

اگر آپ کی کسی قادیانی سے جان پہچان ہو تو اس کو سمجھانے کی کوشش کریں اور بتلائیں کہ تم کس کے ساتھ وابستہ ہوچکے ہو اپنی خیر مناؤ اور اسلام کی طرف آجاؤ نجات کی طرف آجاؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ ہوجاؤ۔ تو ہوسکتا ہے کہ آپ کے ذریعے سے بھی کوئی قادیانی مسلمان ہوجائے۔

اگر آپ کے ذریعے سے اس کو ایمان کی دولت نصیب ہوجائے تو آپ کے لئے دنیا اور آخرت کی کامیابی سرخروئی اور نجات کا ذریعہ بن جائے۔

بہر حال! آپ میں سے ہر شخص کو ختم نبوت کا مبلغ ہونا چاہئے ختم نبوت کی تبلیغ کرنی چاہئے یہ کام صرف ان نوجوانوں اور بزرگوں کا نہیں ہے۔ یہ ہر مسلمان کا کام

آپ حضرات نے اس اجتماع میں شرکت کرکے دینی غیرت کا ثبوت دیا

ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر امتی کا یہ کام ہے۔

باقی آپ نے ابھی مرزا قادیانی کے متعلق باتیں سنیں مرزا قادیانی پرلے درجے کا بے حیا انسان تھا جب انسان کے اندر حیا نہ ہو تو جو چاہے وہ کرتا پھرے (اذا لم تستحی فاصنع ما شئت) فارسی میں ہے، بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن۔ جب آدمی بے حیا ہوجاتا ہے تو جو چاہے وہ کرتا ہے۔

مرزا قادیانی نے پیشگوئیاں کیں جو سب کی سب جھوٹی نکلیں۔ ایک طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں

آپ میں سے ہر شخص کو ختم نبوت کا مبلغ ہونا چاہئے یہ ہر مسلمان کا کام ہے۔ آپ سب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن کی حیثیت سے کام کریں۔

ہیں۔ دنیا کی پوری طاقت بھی یہ ثابت نہیں کرسکی کہ ہمارے پیغمبر کی کوئی پیشگوئی بھی غلط ثابت ہوئی ہو بڑے سے بڑا دشمن بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی پیشگوئی غلط نکلی ہو۔

مگر اس بے حیا قادیانی نے جتنی بھی پیشگوئیاں کیں اللہ تعالیٰ نے ان سب میں اس کو جھوٹا کیا مگر یہ بدبخت اپنے

جب ایک انسان بدبخت ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو نبی کریم کی غلامی سے دور کر دیتے ہیں

جھوٹ پر جبا رہا اور اس کے ماننے والے بھی اس کے ساتھ جڑے رہے اور اس کے ساتھ چمٹے رہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان سب کے بدبخت ہونے کی نشانی اور علامت نہیں تو اور کیا ہے!

بے حیائی پر مجھے ایک واقعہ یاد آیا کہ ایک شخص طفیلی تھا اس کی عادت تھی کہ جب کھانے کا وقت آجاتا تو یہ شخص کھانے کی جگہ پہنچ جاتا اور وہ بن بلایا مہمان بن جاتا اور کھانے کے لئے بیٹھ جاتا تھا کھانے والوں نے ایک دن کہا کہ اس کا کیا کریں کہ اس کو شرم ہی نہیں ہے بن بلائے مہمان بن جاتا ہے ایک دن انہوں نے سوچا کہ اس کا کچھ علاج کرنا چاہئے چنانچہ ایک دن جب وہ آیا تو صاحب طعام نے اس کی مرمت کی اور خوب پٹائی کی اور ڈنڈے رسید کئے کہا تجھے شرم نہیں آتی تو بڑا بے حیا ہے روزانہ تو بن بلائے مہمان بن جاتا ہے جب اس نے خوب مار کھائی تو کہنے لگا ماشاء اللہ ماشاء اللہ ماشاء اللہ کیا کہنا آج تو آپ لوگوں نے میرے اباجان کی یاد تازہ کردی ہے اس لئے کہ میرے اباجان بھی مجھے اسی طرح سے مار مار کر کھلایا کرتے تھے اس بے حیا نے مار کھانے کے باوجود اس کو یہ عنوان دے دیا کہ مار کوئی بات نہیں ہے۔

ہمارے ملک کے ایک سابق حکمران وہ بھی اسی طرح ایک بے حیا انسان تھے جب ان کے خلاف پوری قوم کھڑی ہوگئی اور تحریک چلی جب لوگوں نے اس کو جوتے دکھائے تو اس نے کہا ہاں ہاں مجھے پتہ ہے کہ جوتا مہنگا ہوگیا ہے صبر کرو سستا ہوجائے گا۔

تو یہ قادیانی مرزائی بھی پرلے درجے کے بے حیا ہیں۔ آپ نے سنا کہ جو کچھ اس بدبخت نے پیشگوئیاں کیں سب جھوٹی نکلیں لیکن اس کو پھر بھی حیا نہیں آئی اس میں پھر بھی

ہمارے دو نوجوانوں نے کسی مغربی ملک جاکر عظیم کارنامہ انجام دیا جو ان کی نجات کے لئے کافی ہے۔

تاویلیں کرتا تھا دجل وفریب سے کام لیتا تھا۔

ہمیں اس پر ایک اور واقعہ یاد آیا ایک جوگی جس کے پاس لوگ جاتے تھے خصوصاً بدعقیدہ قسم کے لوگ جاکر اس سے پوچھتے تھے کہ بتاؤ ہمارے گھر بیٹا ہوگا یا بیٹی ہوگی؟ اب وہ زبان سے کچھ نہیں کہتا تھا وہ ایک چھوٹے سے کاغذ پہ یہ الفاظ لکھ دیتا تھا "بیٹا نہ بیٹی" اگر اس شخص کے گھر بیٹا ہوجاتا تو یہ جوگی کہتا کہ میں نے تو پہلے ہی لکھ دیا تھا کہ بیٹا!!! نہ بیٹی۔ ۔۔۔ بیٹی کے ساتھ لگا دیتا تھا۔ اگر بیٹی ہوجاتی تو وہ یہ کہتا تھا کہ میں نے تو لکھ دیا تھا کہ بیٹا نہ۔ ۔ بیٹی لہٰذا میری بات پوری ہوگئی اور نہ تمہارے گھر لڑکی پیدا ہوئی اور اگر کچھ نہ ہوتا تو کہہ دیتا کہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا بیٹا نہ بیٹی۔

اس قادیانی بدبخت کی پیشگوئیاں بھی اسی قسم کی تھیں۔ وہ جو کچھ بھی کہتا تھا اللہ پاک نے اس کو اس میں جھوٹا ثابت کیا اس کا جھوٹ لوگوں پر بھی واضح ہوگیا۔ لیکن مرزائی یہ بدقسمت اور بے حیا ہیں کہ اپنے بے حیا جھوٹے سربراہ کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں۔

دوسری طرف آپ دیکھیں اللہ تعالیٰ کے جتنے پیغمبر

آدم علیہ السلام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے سب کے سب سچے تھے سب کی پیشگوئیاں سچی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایرانی مجوسیوں نے رومیوں پر غلبہ حاصل کر لیا اس وقت مشرکین مکہ نے خوشیاں منائیں کیونکہ جس کے ساتھ انسان کا تعلق ہوتا ہے اس کے ساتھ اس کا دل بھی ہوتا اور خوشیاں بھی وابستہ ہوتی ہیں اور میں یہ بات بھی کہہ دیتا ہوں کہ الکفر ملت واحدہ تمام کفر ایک ہی ملت ہیں چونکہ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں ان کی ہمدردیاں ہمیشہ کافروں کے ساتھ رہی ہیں جب بھی مسلمانوں کو کوئی حادثہ پیش آیا۔ ہمارے ملک پاکستان میں جو مسلمانوں کو پوری دنیا میں تکلیف پہنچی انہوں نے ربوہ کے اندر چراغ جلائے خوشیاں منائیں اور مٹھائیاں تقسیم کیں ان کی یہ عادت رہی ہے (یاد رکھیں) کفر سب کے سب ہمیشہ ایک ہی ہوتے ہیں بہر حال میں عرض کر رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی کہ کچھ سالوں میں رومی مجوسیوں پر غالب ہو جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پیشگوئی سچی نکلی۔

تو حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے وابستہ کیا اور آپ کی غلامی ہمیں نصیب فرمائی دوسری طرف مرزائیوں کا گرو گھنٹال قادیانی ہے جو ملعون، خود اپنی ہی بد دعاؤں کی وجہ سے اور اپنے اوپر لعنت لینے کی وجہ سے ملعون ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلت کی موت دی۔

اس امت کا سب سے بڑا فرعون ابوجہل گذرا ہے یہ اس امت کا فرعون موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون سے بڑھ کر تھا کہ اس وقت کا فرعون جب غرق ہونے لگا اور موت اس کے آنکھوں کے سامنے آئی اس وقت اس نے ایمان لانے کی کوشش کی اگرچہ اس وقت اس کا ایمان قابل قبول نہیں تھا لیکن اس امت کا فرعون جس وقت یہ موت وزیست کی کشمکش میں مبتلا ہوا اس وقت بھی اس نے اپنی فرعونیت کو نہیں چھوڑا۔ انصار مدینہ کے دو نوجوانوں نے غزوہ بدر کے موقعہ پر جب اس کو زخمی کر دیا اور وہ مرنے کے قریب ہوا اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اس کے پاس گئے اور اس کا تلوار کے ساتھ سر قلم کرنے لگے اس وقت بھی وہ کیا کہتا ہے اس نے دو باتیں کیں جو دونوں تکبر اور فخر و غرور کی باتیں تھیں (۱) کیونکہ انصار کے دو نوجوانوں نے اس کو زخمی کیا تھا اور موت کے کنارے تک پہنچا یا تھا یہ کہنے لگا مجھے اس کا افسوس نہیں ہے کہ میں مر رہا ہوں لیکن اس کا افسوس ہے کہ دو انصاری نوجوانوں نے مجھے مارا ہے اپنی برادری قریش کے لوگ مجھے مارتے تو افسوس نہ ہوتا اس بدبخت نے اس وقت بھی تکبر نہیں چھوڑا اور دوسری بات اس نے یہ کہی کہ میری

زمین بوسنیا کربلا ہے

بوسنیاء کے حالات اور امت مسلمہ کی بے حسی پر معروف شاعر عبدالحق تمنا کی تڑپ

عبدالحق تمنا

زمین بوسنیا یا الٰہی
مسلماں کے لہو سے تر بتر ہے
ہیں بے بس کیسے تیرے نام لیوا
مرے مولیٰ تجھے تو سب خبر ہے

باذن اللہ عیسیٰؑ ابن مریم
کیا کرتے تھے مردوں کو بھی زندہ
اندھیری آنکھ کر دیتے تھے روشن
تھے بیماروں، مریضوں کے مسیحا

انہی کے ماننے والے خدایا
درندوں سے بھی بدتر ہو گئے ہیں
ہیں ان کی پشت پہ اقوام مغرب
ہلاکو اور ہٹلر ہو گئے ہیں

سمجھتی خوب ہیں اقوام عالم
کہ خون آشام ہیں سربی درندے
انھیں انسان کہنا ہی غلط ہے
ہیں خونی بھیڑیئے وحشی درندے

نہ ظلم وجور میں ان کا تقابل
نہ سفاکی میں ان کا کوئی ثانی
یہ ننھے بچوں کو پکڑ کر
ہاں کر زہر دے دیتے ہیں پانی

مسلماں نوجواں کا سر کچل کر
کھلا دیتے ہیں یہ کتوں کو بھیجہ
بناتے ہیں صلیب ان کے بدن پہ
جلا دیتے ہیں اس کا جسم مردہ

یہ سنگین گھونپ دیتے ہیں شکم میں
مسلماں حاملہ عورت کو پاکر
تڑپتی ہے تو یہ ہنس ہنس کے ظالم
دکھاتے ساتھیوں کو ہیں یہ منظر

مکینوں کو گھروں میں بند کر کے
گھروں کو نذر آتش کر رہے ہیں
جوان وپیر ومرد وزن خدایا
جھلس کر بے بسی سے مر رہے ہیں

یہ ننگا کر کے بوڑھی عورتوں کو
بڑے بوڑھوں کی عزت لوٹتے ہیں
زبردستی دکھا کر باپ ماں کو
بہو بیٹی کی عصمت لوٹتے ہیں

بنی ہیں ان کی قبریں اجتماعی
مسلح فوجیوں کی بیرکوں میں
جنھیں چھیدا گیا ہے گولیوں سے

گردن ذرا سینے کی طرف سے کاٹیے گا کہ مرنے کے بعد بھی میری گردن ذرا لمبی نظر آئے۔ وہ بدبخت بھی اپنی ہی بد دعا کی وجہ سے آخرکار جہنم رسید ہوا اس نے بھی یہی کہا تھا! اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم ہ (انفال ۳۲) (اے اللہ اگر یہ قرآن حق ہے اور تیری طرف سے نازل کیا ہوا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دردناک عذاب ہم پر بھیج) یہ بد دعا اس نے اپنے لئے کی تھی جا کر پورا ہوا بدر کے میدان میں وہ دوسرے کافروں کے ساتھ ذلت کی موت مرا اور اپنی ہی بد دعا کی وجہ سے ذلیل و رسوا ہوا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی کچھ کیا اس نے اپنے لئے کتنی بد دعائیں کی تھیں یہ آپ کو مولانا منظور احمد الحسینی اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم ساد ہے تھے کہ اس نے اپنے آپ کو ہر بدسے بدتر قرار دیا اور اپنے آپ کو جتنی گالیاں ممکن ہو سکتی تھیں دیں، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ملعون قرار دیا۔

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کرم اور اللہ تعالیٰ کی عنایت کہ اس نے ہمیں اسلام جیسی نعمت عطا فرمائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ کیا ہے آپ سب سے یہی توقع ہے اور یہی درخواست ہے کہ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن کی حیثیت سے کام کریں اور چونکہ اس ملک کے اندر مرزائیوں کا مرکز منتقل ہو چکا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن اور یہ اکابر و بزرگ انہوں نے تو یہ کیا کہ وہاں سے یہاں آئے اور یہاں پہ ڈیرہ جمادیا اب آپ حضرات کے تعاون کی ضرورت ہے کیونکہ اب آپ ہی کے ملک کا یہ مسئلہ بن گیا ہے الحمد للہ کسی درجہ میں پاکستان تو ان کے حملہ۔۔۔ کچھ محفوظ ہو گیا ہے اگرچہ ان کی ریشہ دوانیاں اور سازشیں اب بھی وہاں جاری ہیں مگر ان کا مرکز وہاں سے یہاں منتقل ہو چکا ہے اور اب انشاء اللہ ہم آپ کو یہ بتلا دینا چاہتے ہیں کہ کبھی بھی مرزا طاہر اور اس کے مرزائی ساتھی اب پاکستان واپس جا کر اپنا مرکز قائم نہیں کر سکتے (مولانا مفتی احمد الرحمٰن کے ان جملوں پر عوام نے نہایت پرجوش انداز سے نعرے لگائے)

گذشتہ دنوں میں حکومت نے بڑی کوششیں کیں اور رائے عامہ بھی ہموار کرنے کی کوشش کی اور کچھ اخبارات میں بھی اس قسم کی خبریں آنے لگیں کہ اب مرزا طاہر پھر دوبارہ یہاں پاکستان آکر اپنے مرکز کو دوبارہ قائم کرے گا اور مرزائی

باقی صفحہ ۲۷ پر

کھڑا کر کے قطاروں میں صفوں میں
نہتے' بے گنہ شہری مسلماں
اذیت گاہوں میں بے سدھ پڑے ہیں
بدن کی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی ہیں
زمیں میں سر کے بل آدھے گڑے ہیں
مسلسل گولہ باری ہو رہی ہے
اجاڑا جارہا ہے بستیوں کو
مسلمانوں کا قتل عام کر کے
بسایا جارہا ہے سربوں کو
مسلماں گاؤں گاؤں قریہ قریہ
دھوئیں میں آگ میں' خوں میں نہائے
پڑے گلیوں میں ہیں یہ آس باندھے
مدد کرنے کو شاید کوئی آئے
جو کہلاتے ہیں اسلامی ممالک
وہاں کے رہبران قوم و ملت
سیاسی مصلحت کا ہے تقاضہ
کہ دیکھیں خامشی سے قتل و غارت
یتیم و بے سہارا ہو گئے ہیں
ہزاروں بے گنہ معصوم بچے
نگل لے گی انہیں تہذیب مغرب
رہیں گے دیں سے محروم یہ بچے
مسلمانو! وہاں جو ہو رہا ہے
ہے مغرب کا یہ اک گویا اشارہ
کہ یوں تنظیم نو عالم کی ہوگی
کہ امت ہوگی یونہی پارہ پارہ
مگر تو نے ابھی دیکھا ہی کیا ہے
ابھی تنظیم نو کی ابتداء ہے
مسلماں ہیں ابھی یورپ میں باقی
کسووہ ہے ابھی البانیہ ہے
مسلماں! تیری جرأت اب کہاں ہے؟
ترا شوق شہادت اب کہاں ہے؟
بہن بیٹی کی عصمت لٹ رہی ہے
حیا و شرم و غیرت اب کہاں ہے؟
وہ ذوق سرفروشی اب کدھر ہے؟
محمدؐ سے محبت اب کہاں ہے؟
گلے اپنوں کے کٹتے دیکھتا ہے
وہ اسلامی اخوت اب کہاں ہے؟
مگر اے بوسنیا کے جیالو
یہ مانا تم پہ وقت کربلا ہے
تم اپنے آپ کو تنہا نہ سمجھو
نہیں جس کا کوئی اس کا خدا ہے

قادیانیوں کی نئی سازش

تجزیہ..... قمر آصف شاہ

شناختی کارڈ میں ”مذہب“ کے اندراج کی مخالفت

شناختی کارڈ ہر پاکستانی کی ذاتی پہچان ہے۔ جس میں اس کا نام' ولدیت' تاریخ پیدائش وغیرہ کا اندراج ہوتا ہے۔

حکومت نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کر کے جہاں مسلمانوں کے دیرینہ اور جائز مطالبہ کو اصولی طور پر تسلیم کیا ہے وہاں موجودہ جداگانہ طرز انتخاب کی پیچیدگیوں کو حل کرنے کے لئے ایک دانش مندانہ قابل تحسین قدم اٹھایا ہے اور یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ ایک نظرانداز فرض کی بجا آوری کی ہے۔

شناختی کارڈ ہر پاکستانی کی ذاتی پہچان ہے جس میں اس کا نام ولدیت' تاریخ پیدائش وغیرہ کا اندراج ہوتا ہے وہاں اس کے مذہب کے بارے میں لاعلمی ایک خلاء اور غیر منطقی صورت حال کو جنم دیتا تھا کیوں کہ پاکستان میں دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں جن کا رہن سہن' تہذیب و تمدن ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ ان حالات میں مذہب سے ناواقفیت بہت سے سماجی اور مذہبی مسائل پیدا کرتی تھی جن میں خصوصیت سے پیدائش و اموات' حصول ملازمت اور ووٹ کا استعمال شامل ہیں مذہب کی پہچان سے تمام افراد کی مکمل شناخت ہوتی ہے قطع نظر اس کے کہ پاکستان میں تمام لوگ پاکستانی شہری ہیں اگر ایسا ہوتا تو پھر آخر شروع سے شناختی کارڈ کے اجراء کا مقصد ہی فوت ہوجاتا ہے جو کہ صرف سماجی اور قانونی ضروریات کو مدنظر رکھ کر جاری کیا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں ان تمام وزنی دلائل کے اس امر کی سب سے زیادہ مسلمہ ضرورت اسلامی سماجی ڈھانچہ کی روشنی میں محسوس کی جاسکتی ہے جس کی رو سے کافر اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں مزید براں یہ کہ اس ضمن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث مبارکہ موجود ہیں جن سے مسلمانوں کو کافروں سے الگ وضع قطع اور واضح تمیز روا رکھنا ثابت ہوتا ہے اس لئے موجودہ شناختی کارڈ میں مذہب کا کالم فی الحال ایک مستند طریقہ ثابت ہوسکتا ہے جس کے ذریعے مسلمانوں اور غیر مسلم میں فوراً تمیز کی جاسکتی ہے۔

جب سے اس بنیادی موقف کو تسلیم کیا گیا ہے اسلام دشمن قوتوں خصوصاً قادیانی لابی اور ان کے آقاؤں کے سینہ پر سانپ لوٹ رہے ہیں وہ ہر جائز و ناجائز طریقہ سے اس کو منسوخ کرانے کے چکر میں ہیں اور فی الحال پس پردہ رہ کر اپنے عیسائی بھائیوں کے کاندھے پر بندوق رکھ کر چلا رہے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انہیں کیا تکلیف ہے؟ قارئین جانتے ہیں کہ جب سے قادیانیوں کو قرآن و سنت کی روشنی میں ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اس وقت سے لے کر آج تک قادیانی حکومت پاکستان اور امت مسلمہ خصوصاً پاکستانی مسلمانوں کے خلاف سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ نام نہاد انتقام کی آگ میں جلتے ہوئے ابھی تک انہوں نے اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کیا اور زبردستی مسلمان بنتے ہوئے شعائر اسلامی کا استعمال کرتے ہیں جو کہ قانوناً جرم ہے۔ یہ لوگ مسلسل بین الاقوامی سطح پر شعبدہ بازیاں کر کے جھوٹ

> **قادیانی پس پردہ رہ کر اپنے عیسائی آقاؤں کے ذریعے حکومت پر دباؤ ڈال رہے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی جہنم مکانی انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔ آخر مالی کو پودے کے سوکھنے کا کچھ غم تو ہوتا ہے اور پھر یہ عالم کہ پودے پتوں کی جگہ نوٹ لگے ہوں تو کس کا دل نہیں کرتا احتجاج کرنے کو**

اور فریب کے ذریعہ اپنے آپ کو مظلوم ثابت کر رہے ہیں جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے قادیانیوں کے بھارت گٹھ جوڑ اور ملکی سطح پر دہشت گردی میں ملوث ہونے کے ٹھوس ثبوت ملے ہیں جن کو ملکی ذرائع ابلاغ نے شائع کیا تھا قادیانی ہر طریقہ سے حکومت پاکستان کو بدنام کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں ان کی پشت پناہی یہودی اور عیسائی لابی کر رہی ہے حالیہ شناختی کارڈ میں مذہب کے اضافے سے قادیانیوں کے پیٹ میں جو مروڑ اٹھ رہے ہیں اس کی بھی بڑی گہری وجوہات ہیں مثلاً

(۱) غیر مسلم اقلیت ہونے کے باوجود اپنی اصلیت کو چھپا کر خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اندرون خانہ مذہبی تبلیغ جاری نہ رکھ سکیں گے۔ شناختی کارڈ سارا بھانڈا پھوڑ دے گا۔

(۲) اہم سرکاری اداروں میں اندراج اور درخواست گزارتے ہوئے خود کو مسلمان ظاہر نہ کر سکیں گے جس سے ان کی خفیہ سازشوں اور مذکورہ محکمہ میں کلیدی عہدوں پر براجمان مرزائیوں کی جانب داری سے ناجائز مفادات خصوصاً حصول ملازمت کے سلسلے میں بے نقاب ہو کر رہ جائیں گے۔

(۳) سماج دشمن قادیانی ناجائز طور پر بیرون ملک خصوصاً جرمنی' برطانیہ جاکر خود کو مظلوم اور ستم رسیدہ ظاہر کر کے سیاسی پناہ لے کر حکومت پاکستان کے خلاف زہریلا پراپیگنڈہ کرتے تھے۔ شناختی کارڈ کی روشنی میں پاسپورٹ میں مذہب کی واضح نشاندہی امیگریشن حکام کو متوجہ کر کے یہ خواب بھی توڑ دے گا۔

(۴) تخریبی کارروائیوں خصوصاً بموں کے دھماکوں اور فائرنگ وغیرہ کے سلسلہ میں گرفتار شدگان کا شناختی کارڈ کے ذریعہ قادیانی شناخت ہونا ان کے مزید ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دے گا اور ربوہ میں موجود دہشت گردی کے اڈوں تک رسائی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

(۵) فوج میں اور دیگر اہم سرکاری اداروں میں کلیدی عہدوں پر براجمان قادیانی شناختی کارڈ کے ذریعے منظر عام پر آئیں گے اور ہوسکتا ہے کہ کبھی مسلمانوں کو ان کو نکالنے کے مطالبہ کے تسلیم ہونے کے بعد نشانہ بنیں۔

(۶) مرزائی خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں میں شادیاں کرتے ہیں سیدھے سادھے لوگ ان کے فریب کا شکار ہوجاتے ہیں اب مسلمانوں کے پاس ان کے غیر مسلم شناخت ہونے کے مواقع موجود ہیں اس قسم کے اکثر کیس

عدالتوں میں زیر سماعت رہے ہیں۔

ان واضح وجوہات کے علاوہ اور بہت سے پوشیدہ مقاصد ہو سکتے ہیں جن میں رکاوٹ دیکھ کر مرزائیوں کی نیندیں حرام ہو گئیں ہیں۔

اب ذرا جائزہ لیں عیسائیوں کے شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کے خلاف نکتہ چینی اور احتجاج کا مقام حیرت ہے کہ آج کل انسان اپنے مذہب کو ظاہر کرتے ہوئے ندامت محسوس کرتا ہے۔ عیسائیت کسی بھی طور پر اسلام سے مماثلت نہیں رکھتی ان کی تہذیب' رسم و رواج حتی کے نام تک مسلمانوں اور دیگر مذاہب سے الگ تھلگ ہیں۔ (گو اب عیسائی بھی اپنے بچوں کے نام مسلمانوں کی طرح رکھ رہے ہیں اور آگے مسیح لکھنے کا تکلف بھی نہیں کرتے مثلاً عارف' اسلم' وقار' عاصم وغیرہ)

عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک واضح تمیز موجود ہے۔ ان سے اگر کہا جائے کہ تم اپنے ناموں کے آگے مسلمانوں ہندوؤں یا سکھوں کے ناموں کے ساتھ استعمال ہونے والے الفاظ لکھو تو ان کا فوری جواب ہو گا کیوں ہم تو عیسائی ہیں تو پھر ہو سکتے ہو اس کو شناختی کارڈ میں لکھ دیا جائے گا تو کونسی قیامت آجائے گی۔ دال میں کچھ کالا ضرور ہے اور یہ ہر کوئی سمجھ رہا ہے کہ پادری کا بیٹا کچھ دیکھ کر ہی گرا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں نے ربوہ فنڈ سے ایک خطیر رقم بطور احتجاجی چڑھاوا چڑھائی ہے۔ قادیانی پس پردہ رہ کر اپنے عیسائی آقاؤں کے ذریعے حکومت پر دباؤ ڈال رہے ہیں ان کے تعلقات بہت پرانے ہیں۔ مرزا قادیانی جہنم مکانی کا بیان ہے کہ میں انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہوں لگا ہی رہے آخر مالی کو پودے کے سوکھنے کا کچھ غم تو ہوتا ہے اور پھر یہ عالم کہ پودے پر پتوں کی جگہ نوٹ لگے ہوں تو کس کا دل نہیں کرتا احتجاج کرنے کو۔ اور اب تو نوبت منہ کالا اور ننگے پاؤں مارچ تک آگئی ہے اس سے پہلے بے سالک ایم این اے کا قبر ڈرامہ اور سولی ڈرامہ تو فلاپ ہو چکا ہے اب ان کا حال بھی انشاء اللہ حسب سابق ہو گا۔ عوام اتنے بیوقوف نہیں کہ اصل حقائق نہ جان سکیں یہ احتجاج صرف اور صرف "ربوہ فنڈ" کی گرمی ہے کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

پی ڈی اے کی جانب سے بھی مسلسل مخالفت کی جاری ہے ایسے اوچھے ہتھکنڈے صرف حکومت کو ناکام کرنے کی سازش ہے اور مخالفت برائے مخالفت کا باعث بھی۔ یہاں تک کہ مشہور زمانہ بے پردہ عورتوں کو بھی سڑکوں پر لانے سے گریز نہیں کیا گیا۔ حکومت کی مخالفت میں ایسی بے معنی نکتہ چینی اور بے جا مخالفت کا صرف مقصد تعمیری اقدام کی راہ میں روڑے اٹکانے کے مترادف ہے۔

پاکستان کی ایک صحابہؓ دشمن تنظیم نے بھی نئے شناختی کارڈ کی مخالفت شروع کر رکھی ہے ان کا مقصد پاکستان کا ہر باشعور شہری خوب اچھی طرح جانتا ہے۔ مقام حیرت ہے کہ ایک طرف تو انہوں نے اپنی "دینیات" تک مسلمانوں سے الگ کر رکھی ہے اور نام نہاد "فقہ" کو نافذ کرنے پر تلے ہوئے ہیں دوسری جانب صرف مذہب کی تمیز پر انہیں اتنی تضحیک ہو رہی ہے جو کہ صرف ایک قانونی ضرورت ہے۔ ان کی غیر مسلم ہمدردی کوئی نئی نہیں ہے۔ مخالفین کا یہ موقف کہ اس سے نسلی امتیاز کو ہوا ملے گی بالکل غیر حقیقی اور مضحکہ خیز ہے ہر مذہب کے لوگوں میں ایک فطری امتیاز موجود ہوتا ہے اور دنیا کا کوئی بھی جاہل سے جاہل شخص بھی اپنا مذہب سینہ تان کر بتاتا ہے۔ بیرون ممالک میں مقیم مسلمانوں نے تو کبھی ایسا بے معنی احتجاج نہیں کیا حالانکہ ان پر ہزاروں قسم کی مذہبی و سماجی پابندیاں عائد کی گئیں ہیں ابھی پچھلے دنوں فرانس کے حوالے سے ایک خبر اخبار میں تھی جہاں کے ایک گرلز اسکول کی مسلم طالبات کو اس وجہ سے اسکول سے فارغ کر دیا گیا تھا کہ وہ اپنے سروں پر ڈوپٹہ لینا چاہتی تھیں۔ یہاں کے عیسائی تو شناختی کارڈ کو رو رہے ہیں اور عیسائی اکثریتی ممالک میں مسلمانوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کئے جا رہے ہیں جس کی تازہ مثال بوسنیا میں ڈھائے جانے والے مظالم ہیں۔ دنیا کے ہر غیر مسلم ملک میں مسلمانوں کے ساتھ ایک واضح بدتر امتیازی سلوک کیا جاتا ہے بلاشبہ پاکستان ہی ایک ایسا ملک ہے جہاں اقلیتوں کو ہر طرح کی مذہبی آزادی حد سے بھی زیادہ حاصل ہے اور یہ اسلام کی عظمت ہی ہے جس میں ذمیوں کے حقوق کو انتہائی پائیدار تحفظ حاصل ہے۔

آخر میں حکومت پاکستان سے پر زور اپیل ہے کہ شناختی کارڈ میں مجوزہ کالم کے اضافے کو جسے تسلیم کر لیا گیا ہے جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جائے اس سلسلہ میں مخالفین کے بلاجواز احتجاج کی بالکل پروا نہ کی جائے اس فیصلہ پر ان سے بات چیت کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کہ یہ اضافہ اصولوں کی بنیاد پر ضروریات کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے جس سے کسی بھی طریقے سے کسی کے جذبات کو ٹھیس نہیں لگتی بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ ہر مذہب کے لوگوں کے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کا رنگ بھی الگ الگ ہوتا جس سے زیادہ بہتری اور سہولت متوقع اور سماج دشمن عناصر کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا آسان ہو جائے گا امید ہے حکومت اس تجویز کو بھی نافذ کر دے گی۔ خدانخواستہ کسی بیرونی عوامل کی وجہ سے اقلیت کو اکثریت پر غیر منصفانہ ترجیح دیتے ہوئے اس فیصلہ کی تنسیخ کی گئی تو تمام مسلمان سراپا احتجاج بن جائیں گے امید ہے کہ ایسا غیر دانش مندانہ فعل حکومت میں موجود ذمہ دار اہل منصف حضرات سے کبھی سرزد نہ ہو گا اور اس منصوبہ کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا کیوں کہ تاخیر سے عوام سخت پریشان ہیں جو فیصلہ ہو چکا ہے اس پر عمل درآمد ہونا چاہئے جلسہ جلوسوں کی وجہ سے جو تقریباً روزآنہ عیسائی برادری کی طرف سے منعقد ہو رہے ہیں ایک طرف جہاں تاجر برادری کو بے انتہا نقصان اور پریشانی کا سامنا ہے تو دوسری طرف عوام الناس کے لئے یہ روز روز کے جلوس درد سر بن گئے ہیں دو دو گھنٹہ تک عموماً ٹریفک کا رک جانا اچھی خاصی مصیبت بن جاتا ہے۔ دفتر کے ملازمین' طلباء اور مریضوں کے لئے اتنا وقت ٹریفک میں پھنسے رہنا ایک بڑی پریشان کن بات ہے۔ ایک چھوٹی سی بات کو خواہ مخواہ مسئلہ بنایا ہوا ہے۔ آخر میں وزیر اعظم جناب نواز شریف صاحب سے بھی اپیل ہے کہ وہ اس طرف خصوصی توجہ فرما کر جلد از جلد نئے شناختی کارڈوں کے اجراء کا حکم دیں تاکہ افراتفری اور بے یقینی کی کیفیت ختم ہو اور عوام سکھ کا سانس لیں۔

تبصرہ ——— رعایت اللہ فاروقی

نام کتاب ——— روضۃ الطالبین فی حل زاد الطالبین
مصنف ——— مولانا محمد حسین صدیقی
صفحات ——— ۲۱۹
قیمت ———
پتہ ——— جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ۲۹

مولانا محمد حسین صدیقی کا نام ہفت روزہ کے قارئین کے لئے یقیناً نیا اور اجنبی نہیں۔ اصلاح امت کے عنوان سے قارئین کی اصلاح کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں معروف مبلغ اور شہیر مدرس ہیں۔ تحقیق اور مطالعہ کا ذوق رکھتے ہیں اور اپنے مطالعہ کو قلم کے ذریعہ قرطاس پر اتار کر دوسروں کو مستفید کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ان کا یہی ذوق انہیں پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کے لئے جامشورو یونیورسٹی بھی لے گیا جس کے لئے ان کا مقالہ بڑی تیزی سے تکمیلی مراحل طے کر رہا ہے۔

زاد الطالبین حدیث کی ایک مختصر مگر اپنے انداز کے لحاظ سے جامع کتاب ہے۔ حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری (مقیم مدینہ منورہ) مدظلہ کی محنت کا یہ کتاب ثمرہ ہے۔ اس میں یہ امر ملحوظ رکھا گیا ہے کہ وہ احادیث جس میں عربی ادب کا اعلیٰ ترین معیار موجود ہے انہیں لیا گیا ہے جس کے لئے کسی خاص موضوع کو بنیاد نہیں بنایا گیا بلکہ مختلف موضوعات پر ادبی شہ پاروں سے مزین جو احادیث کتب احادیث کے مختلف اوراق میں منتشر تھیں انہیں زاد الطالبین کے نام سے جمع کیا گیا۔

ظاہر ہے کہ اس سے علماء کرام یا طالبان علوم اسلامیہ اور یا عربی سے واقف افراد ہی مستفید ہو سکتے تھے عوام الناس اس چشمے کی سیرابی سے محروم تھے بلکہ موجودہ دور کے طلباء کے لئے بھی اس ادب کو سمجھنا مشکل بنتا جا رہا تھا۔

ان حالات میں کتاب کی شرح کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی تھی جسے الحمدللہ مولانا محمد حسین صدیقی نے زروضۃ الطالبین کے نام سے پورا کیا۔ یہ کتاب صرف شرح ہی نہیں بلکہ بڑی اہم اور ہر لحاظ سے جامع اور مکمل شرح ہے میں تو کہوں گا کہ جس طرح زاد الطالبین اپنے انداز کی بناء پر منفرد تھی اسی طرح اس کی یہ شرح بھی بے مثل ہے اور بے شک اب اس کتاب پر مزید کسی شرح کی ضرورت شاید محسوس نہ ہو۔

اس شرح میں جو اسلوب اختیار کیا گیا ہے وہ یہ نہیں کہ بس احادیث کا ترجمہ کر دیا گیا اور پھر ساتھ میں کچھ تشریح بلکہ اس کے ادب کو بھی حل کر کے حلوہ بنا دیا گیا ہے۔ اور نفس حدیث کی تشریح میں انداز کچھ اس طرح اختیار کیا گیا ہے کہ کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ مفہوم بیان کر دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ حاشیے میں تخریج حدیث اور ترکیب حدیث جس میں نحوی و صرفی پہلو بھی آ گیا ہے اختیار کر کے میں سمجھتا ہوں کہ طلباء اور عوام دونوں پر ایک اضافی احسان کیا گیا ہے کیونکہ اگر یہ دونوں چیزیں نہ بھی ہوتیں تو تب بھی یہ کتاب بہرحال شرح کہلاتی۔ اس اضافی کام کی بناء پر مصنف موصوف کی محنت اور خدمت حدیث کے ذوق کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

اور بے شک وہ اس پر بہت بہت مبارکباد اور ڈھیروں دعاؤں کے مستحق ہیں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے۔ اس پر انہیں دنیا و آخرت دونوں میں اجر عظیم عنایت فرمائے۔ آمین۔

رجب بہشت میں ایک چشمہ شیریں ہے جو برف سے زیادہ سفید ہے'
جو شخص اس ماہ میں روزے سے رہتا ہے اسے اس سے زیادہ پانی دیا جاتا ہے۔
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

ماہ رجب المرجب کی مختصر اسلامی تاریخ

محمد عمر فاروق

"رجب المرجب" اسلامی سال کا ساتواں قمری مہینہ ہے' اس میں "ر" اور "ج" دونوں مفتوح ہیں۔ رجب المرجب ہمیشہ مذکر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے لغوی معنی تعظیم اور تکریم کے ہیں۔

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا' اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔ دوسری روایت میں آتا ہے کہ رجب بہشت میں ایک چشمہ شیریں ہے جو برف سے زیادہ سفید ہے۔ جو شخص اس ماہ میں روزے سے رہتا ہے اسے اس سے زیادہ پانی دیا جائے گا۔

ماہ رجب کی تیسری مہتم بالشان خصوصیت "معراج نبوی" ہے جو بالاتفاق ۲۷ رجب المرجب بروز دوشنبہ ۱۰ نبوت مطابق ۸ مارچ ۶۲۰ء دو سال قبل ہجرت ہوئی۔

ماہ رجب المرجب کی چوتھی اہم خصوصیت "فریضہ زکوٰۃ" کی فرضیت ہے۔ اب آپ حضرات کی خدمت میں اس ماہ میں رونما ہونے والے چند واقعات و حادثات پیش کئے جاتے ہیں:

(۱) آغاز طوفان نوح علیہ السلام... یکم رجب المرجب۔
(۲) واقعہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ... ۲۷ رجب ۱۰ھ مطابق ۸ مارچ ۶۲۰ء
(۳) فرضیت نماز پنجگانہ بشب معراج ... ۲۷ رجب ۱۰ھ مطابق ۸ مارچ ۶۲۰ء
(۴) وفات حضرت سعد بن عبادہؓ ... ۲۷ رجب ۱۵ھ بمطابق اکتوبر ۶۳۶ء
(۵) وفات سید ابن حضیر انصاریؓ ... ۲۷ رجب ۲۰ھ ۔ مطابق جون ۶۴۱ء
(۶) وفات ام المومنین سیدہ حضرت میمونہؓ ... ۲۷ رجب ۳۹ھ مطابق نومبر ۶۵۹ء
(۷) وفات ام المومنین حضرت سیدہ حفصہؓ ... ۲۷ رجب ۴۱ھ مطابق اکتوبر ۶۶۱ء
(۸) وفات حضرت عبداللہ ابن سلامؓ ... ۲۷ رجب ۴۳ھ مطابق اکتوبر ۶۶۳ء
(۹) وفات حضرت زید ابن ثابتؓ ... ۲۷ رجب ۴۵ھ مطابق ستمبر ۶۶۵ء
(۱۰) وفات حضرت معاویہ ابن خدیجؓ ... ۲۷ رجب ۵۲ھ مطابق جولائی ۶۷۲ء
(۱۱) وفات حضرت اسامہ ابن زیدؓ ... ۲۷ رجب ۵۴ھ مطابق جون ۶۷۴ء
(۱۲) وفات حضرت سید معاویہؓ و حکومت یزید ... ۲۷ رجب ۶۰ھ مطابق اپریل ۶۸۰ء
(۱۳) بغداد میں کاغذ سازی کے پہلے کارخانے کا قیام...... ۵ رجب ۱۷۶ھ مطابق اکتوبر ۷۹۲ء
(۱۴) محمود غزنوی کا ملتان پر پہلا حملہ ... ۵ رجب ۳۹۶ھ مطابق مئی ۱۰۰۶ء
(۱۵) وفات حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ ... ۵ رجب ۶۳۳ھ مطابق مارچ ۱۲۳۶ء
(۱۶) وفات قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفیؒ ... ۵ رجب ۱۲۲۵ھ مطابق اگست ۱۸۱۰ء
(۱۷) وفات حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ ... ۱۶ رجب ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۴۳ء
(۱۸) جواہر القرآن ... ۱۲ رجب ۱۴۰۰ھ مطابق ۲۷ مئی ۱۹۸۰ء

علاوہ ازیں.....

(۱۹) وفات شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان مفسر
(۲۰) وفات عمر بن عبدالعزیزؒ
(۲۱) پیدائش حضرت سیدنا خواجہ خوردؒ
(۲۲) پیدائش حضرت خواجہ نظام الدین بلخی تھانیریؒ
(۲۳) وفات شیخ غلام نقشبند لکھنویؒ
(۲۴) عطاء منصب عالمگیر (بادشاہ)
(۲۵) اقتدار انگریز
(۲۶) وفات امیر عبدالعزیزؒ
(۲۷) وفات امیر عزیمت بانی سپاہ صحابہ حضرت مولانا حق نواز صاحب جھنگویؒ
(۲۸) مکہ کی طرف نظم ارادت حسین کی ہجرت۔
(۲۹) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے فتویٰ کا علامہ بنوری کی طرف سے جواب
(۳۰) فرزند (نوح علیہ السلام) کا غرق آب ہونا

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کی بنیادی پہچان

قادیانیوں کی سازش غیر مسلمانی کیلئے چیلنج

مسلمانوں میں جذبہ جہاد کو سرد کرنے کیلئے قادیانیوں کی خطرناک سازش

حافظ محمد طیب، رحیم یار خان

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کی بنیادی پہچان کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے تقریباً دو سو سے زائد احادیث اور ایک سو کے قریب قرآنی آیات گواہ ہیں کہ فخر دو جہاں سرکار دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اس پر امت کے تمام لوگ متفق ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی دعوائے نبوت کرتا ہے وہ کافر دجال اور جہنمی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔

فرمان رسول ہے:۔

میں دین کی آخری اینٹ ہوں اور نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سینکڑوں بد بختوں نے نبوت کا دعویٰ کیا جس پر غیور مسلمانوں نے انہیں جہنم واصل کیا۔ اسی طرح ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں نے جب دیکھا کہ مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ بہت تیزی سے ابھر رہا ہے تو انہوں نے اس جذبے کو سرد کرنے کے لئے ایک خطرناک سازش تیار کی۔ اور اپنے اشارے پر ناچنے والے ایک شیطان صفت شخص کی تلاش شروع کی آخر کار انہیں غلام قادیانی کی شکل میں یہ شخص دریافت ہوا۔

اشارۂ فرنگی پر اس دجال نے اپنے ایمان کو فروخت کیا اور ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔

انگریز نے انگریزی نبوت کو اپنے سائے تلے پروان چڑھایا۔ جھوٹی نبوت کو پروان چڑھانے کے لیے حکومت کی پوری مشینری نے زور لگایا۔

ایمانوں کے سودے ہونے لگے۔ قادیانی ہونے والوں کو انعامات سے نوازا جانے لگا۔ جو لوگ فاقوں سے مر رہے تھے انہوں نے ایمان فروشی کی اور نواب بن گئے۔

مرزا قادیانی نے اپنے ماننے والوں کی ایک جماعت تیار کی جن کو صحابہ کے نام سے پکارا۔ اپنی بدبخت بیویوں کو امہات المومنین جیسے پاکیزہ نام سے موسوم کیا۔ بدر کے صحابہ کرامؓ کے مقابلہ میں تین سو تیرہ شیطانوں کی ایک ٹولی تیار کی۔ اپنے ننانوے صفاتی نام رکھے۔ اپنے بیٹے کو قمر الانبیاء کا لقب دیا۔ قادیان آنے کو ظلی حج قرار دیا۔ جہاد کو حرام قرار دیا۔ انگریز کی اطاعت کو لازمی قرار دیا۔ مرزا قادیانی نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ اس نے قرآن مجید کے متعلق بھی بہت کچھ لکھا۔ جو کہ خدا تعالیٰ کی کتاب ہے۔ جس کے ذریعے ہم اپنے تمام مسائل حل کر سکتے ہیں۔ جو دین و دنیا میں مسلمانوں کا امام ہے۔ خدا کی عظیم ترین اور آخری کتاب جو اس کے عظیم نبیؐ پر نازل ہوئی۔ اس کے بارے میں نبی آخر الزماںؐ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میرے بعد دو چیزوں کو تھامے رکھنا جو تمہیں کبھی گمراہ نہ ہونے دیں گی۔

(۱) اللہ کا قرآن۔ (۲) میری سنت۔

دشمن اسلام جانتے ہیں کہ جب تک مسلمانوں میں اس قرآن مجید کی محبت ہے وہ مسلمانوں پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے۔ چنانچہ انہوں نے ایک بھیانک سازش تیار کی۔ قرآن مجید میں تحریفات کا ایک منصوبہ مرزا قادیانی کے ذریعہ برپا کیا گیا۔ جسے دیکھ کر ازلی دشمن یہود و نصاریٰ بھی حیران رہ گئے۔ اس کذاب و دجال نے قرآن مجید میں بعض جگہ پوری آیات کو حذف کر دیا۔ جہاں جہاں قرآن مجید سے الفاظ نکال لیے۔ جہاں جہاں قرآنی آیات کے اپنی مرضی کے مطابق معنی گھڑ لیے۔

ملاحظہ ہوں چند آیات:۔

اصل آیت:۔

وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ

(سورۃ توبہ۔ رکوع ۶)

تحریف شدہ:۔

ان تجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم۔

(اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ)

اس آیت میں مسلمانوں سے خطاب اور جہاد کا حکم تھا مرزا نے خطاب کے صیغے حذف کر کے جہاد کے حکم کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ اس آیت میں مرزا نے پوری آیت کو تبدیل کر کے اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کی ہے۔

اصل آیت:۔

کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ (سورہ رحمٰن)

تحریف شدہ:۔

کل شیء فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

اس آیت میں من علیہا غائب اور شیء زائد اسی طرح دو آیتوں کو ایک آیت تحریر کیا۔

قادیانیوں کے قرآن مجید کے متعلق کفریہ عقائد

(۱) قرآن مجید میں صرفی و نحوی غلطیاں ہیں:۔ نعوذ باللہ۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۴۔

قرآن اور میری وحی ایک ہیں۔

معاذ اللہ۔ نزول مسیح صفحہ ۹۹۔

باقی ص ۳۶ پر

مرزائی اور پاکستان

تحریر:۔ صاحبزادہ پیر ظفر ہاشمی

ضلع گورداسپور قادیانیوں کی وجہ سے بھارت کو ملا

۱۹۴۷ء سے پیشتر مرزا بشیر الدین نے اکھنڈ بھارت کے لئے سر توڑ کام کیا۔

۱۷ مارچ ۱۹۷۳ء کے اخبارات میں ایک خبر شائع ہوئی تھی جس کا عنوان تھا "صدر بھٹو کی طرف سے چوہدری ظفر اللہ خان کی خدمات کا اعتراف" خبر یوں تھی۔

راولپنڈی ۱۷ مارچ (پ پ ا) صدر پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے چوہدری ظفر اللہ خان کے عالمی عدالت انصاف کے صدر کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہونے پر ان کے نام ایک پیغام میں کہا کہ چوہدری ظفر اللہ خان نے عالمی عدالت انصاف کے جج کی حیثیت سے پاکستان اور عالمی برادری کی جو بے لوث خدمت کی ہے، انتہائی قابل تعریف ہے۔ انہوں نے کہا کہ چوہدری ظفر اللہ خان نے "تحریک پاکستان میں نمایاں کردار ادا کیا ہے"۔

ہمارے صدر محترم جناب ذوالفقار علی بھٹو یا تو سادہ مزاج واقع ہوئے ہیں یا واقعات سے بالکل بے بہرہ اور ناواقف ہیں۔ ان کو تحریک پاکستان کا صحیح علم نہیں۔ اگرچہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پندرہ سولہ برس کی عمر سے ہی انہوں نے خود بھی اس تحریک میں نمایاں حصہ لیا تھا۔ اگر تحریک پاکستان میں انہوں نے حصہ لیا ہوتا تو یقیناً پاکستان کے خلاف کام کرنے والی طاقتوں اور جماعتوں کا بھی علم رکھتے۔ وہ آئے دن صرف جماعت اسلامی پر برستے رہتے ہیں کہ اس جماعت نے پاکستان کے خلاف کام کیا اور پاکستان کے قیام کی مزاحمت کی تھی گویا ہے

انہیں لے دے کے ساری داستاں میں یاد ہے اتنا
کہ عالمگیر ہندو کش تھا ظالم تھا، ستمگر تھا

مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ تحریک پاکستان کی سب سے زیادہ مخالفت جس جماعت نے کی تھی جو ہندو کانگریس کی ہمنوا تھی اور انگریز سامراج کا خود کاشتہ پودا تحریک پاکستان میں قادیانی جماعت کی مخالفت کا قصہ طویل ہے۔

اور اب چٹان کے ۲۸ مئی ۷۳ء کے الشوریٰ میں "قائد اعظم کے خلاف مرزائی بہتان" نظر سے گزرا میں آپ کے خیال کی تائید کرتا ہوں کہ "اس سے بڑا جھوٹ شاید اس صدی میں کرۂ ارض پر کبھی نہ بولا گیا ہو۔ مرزائی اسی طرح روایتیں گھڑتے اور اپنی تاریخ بناتے ہیں"۔

مرزائیوں کے اس جھوٹ پر کچھ مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے اور چوہدری ظفر اللہ خان کا وہ کردار دکھانا بھی مقصود ہے جو انہوں نے برصغیر کی تقسیم کے وقت ادا کیا تھا اور جس کا ریکارڈ تحریک پاکستان کے ریکارڈ کے ساتھ ہی محفوظ ہے۔ مختصراً ملاحظہ فرمائیے۔

۱۹۴۷ء میں تقسیم پنجاب کے وقت انگریزی حکومت نے ریڈ کلف ایوارڈ کے تحت ایک بونڈری کمیشن قائم کیا تھا اس وقت جو قادیانی جماعت نے کردار ادا کیا وہ نہ صرف افسوسناک تھا بلکہ انتہائی شرمناک بھی تھا۔ تقسیم پنجاب کے وقت ضلع گورداسپور کے سلسلے میں اس جماعت نے بونڈری کمیشن کے سامنے اپنا کیس مسلمانوں کے مقدمے سے علیحدہ پیش کیا تھا۔ اور ان کے اقدام سے پاکستان کو بہت زیادہ نقصان پہنچا۔ قادیانی جماعت کا موقف یہ تھا کہ "احمدی فرقہ، مسلمانوں سے علیحدہ ایک فرقہ ہے۔ اور ہم اپنی علیحدہ نمائندگی کے ذریعے ضلع گورداسپور کو جس میں قادیان واقع ہے، بھارت میں رکھنا پسند کرتے ہیں۔

بونڈری کمیشن کے ایک رکن مسٹر جسٹس محمد منیر صاحب بھی جو دنیا کے مشہور قانون دانوں میں شمار ہوتے ہیں اور جو حکومت پاکستان کے وزیر قانون بھی رہ چکے ہیں، انہوں نے مسلم مفاد کی نمائندگی کے فرائض نبھائے اور بہت کوشش کی کہ ضلع گورداسپور کا تمام علاقہ پاکستان کو مل جائے اور یہ انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ضلع گورداسپور کی ایک تحصیل شکر گڑھ پاکستان کے حصے میں آگئی۔

اگر مسٹر جسٹس محمد منیر پاکستان کی صحیح وکالت نہ کرتے تو پاکستان کی سرحد دریائے چناب کا مغربی کنارا ہوتی۔ قادیانی جماعت کی طرف سے مسلم لیگ کے نمائندہ ہونے کے باوجود چوہدری

ظفر اللہ خان نے باؤنڈری کمیشن کے روبرو اپنی جماعت کا علیحدہ مقدمہ پیش کرایا۔ اور جو موقف انہوں نے اختیار کیا وہ پاکستان کے لیے بے حد نقصان دہ ثابت ہوا۔ وہ دل سے اس بات کے متمنی تھے کہ گورداسپور کا ضلع ہندوستان ہی کے حصہ میں رہے۔ مگر قادیان میں ان کی جماعت کو محفوظ کر دیا جائے۔ پنڈت جواہر لعل نہرو نے قادیانیوں کی حفاظت کی ضمانت دینے سے انکار کر دیا نتیجۃً گورداسپور کے ضلع کو "سوائے تحصیل شکر گڑھ کے مشرقی پنجاب کے حصہ میں دے دیا گیا اور قادیانی امت کو جو نہرو اور انگریز کو اپنا پشت پناہ سمجھتی تھی۔ ان کو بالآخر قادیان سے بھاگنا پڑا قادیانی خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود سب سے پہلے اپنی جان بچا کر بذریعہ ہوائی جہاز وہاں سے چوری چوری بھاگے اور لاہور پہنچ گئے۔ اپنی امت کو بے دست و پا ڈمیں چھوڑ دیا۔ جس کچھ مرزائی جُز بز ہوئے مگر کیا کر سکتے تھے۔ بقول جناب شورش "یہ لارنس" ان کو آنکھیں دکھا کر رہ گیا

انگریزی اخبار پاکستان ٹائمز لاہور میں مسٹر جسٹس محمد منیر صاحب نے خود اس دور کی کہانی لکھی ہے۔ اس داستان کی تیسری قسط میں گورداسپور کے ذیلی عنوان سے انہوں نے لکھا ہے۔

گورداسپور کے سلسلہ میں ایک انتہائی واقعہ کا ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ بات کبھی میری سمجھ میں نہیں آئی۔ آخر احمدیوں کو ایک علیحدہ نمائندگی کی ضرورت صرف اس وجہ سے پیدا ہو سکتی تھی کہ احمدی حضرات "مسلم لیگ" کے موقف سے متفق نہ تھے۔ کیونکہ متفق ہوتے کہ مسلم لیگ اور پاکستان کے مخالف تھے۔ اور یہ بات خود اپنی جگہ بڑی افسوسناک تھی۔ میری رائے میں ممکن ہے ان کی نیت یہ ہو کہ مسلم لیگ کا مقدمہ مضبوط بنایا جائے۔ لیکن انہوں نے شکر گڑھ کے مختلف حصوں کے بارے میں جو اعداد و شمار پیش کیے ان سے الٹا یہ ثابت ہو گیا کہ دریائے جھین اور دریائے بسنتر کے درمیانی علاقے پر غیر مسلم آبادی کی اکثریت ہے۔ اس طرح انہوں نے یہ دلیل فراہم کر دی کہ اگر دریائے اوجھ اور دریائے بسنتر کا دو آبہ بھارت کو دے دیا جائے۔ تو جھین، بسنتر دو آبہ اپنے آپ بھارت کا حصہ بن جائے گا بہر حال یہ علاقہ ہمارے پاس رہا مگر احمدیوں نے جو موقف اختیار کیا وہ گورداسپور کے معاملے پر ہمارے لیئے نقصان کا باعث ہوا"

پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۴ جون ۱۹۶۴ء

مسٹر جسٹس محمد منیر کی اس شہادت کے بعد معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ مرزائیوں نے آج تک اس بات کی کوئی تاویل نہیں کی اور نہ ہی آج تک اپنی صفائی میں کوئی بیان دیا ہے۔

مسٹر جسٹس محمد منیر کو مرزائیوں کے معاملہ میں متعصب نہیں کہا جا سکتا یہی وجہ ہے کہ مرزائی ۱۹۵۳ء کے فسادات ختم نبوت کے سلسلہ میں ان کی رپورٹ کو بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اٹھتے بیٹھتے اس کا حوالہ دیتے رہتے ہیں مگر اس پر کچھ نہیں کہتے۔

مسٹر جسٹس محمد منیر نے اب کے معاملہ ہی صاف کر دیا اور مرزائیوں کی ایک بہت بڑی سازش کو بے نقاب کیا ہے۔

۱۹۴۷ء اور اس سے پیشتر مرزا بشیر الدین محمود نام نہاد خلیفہ دوم نے اکھنڈ بھارت کے لیے جو کوششیں کی تھیں اس کا مفصل ذکر اس وقت تمام اخبارات ہند و پاکستان میں موجود ہے۔ آئندہ کا مورخ اب اس تمام مواد کا جائزہ لے گا اور بتائے گا کہ مرزائی کیوں شروع سے ہی مسلم لیگ کا دشمن اور پاکستان کا مخالف تھا اس فرقہ کی اب بھی زیادہ ہمدردیاں بھارت کے ساتھ تھیں۔ کیونکہ قادیانیوں کے بانی سلسلہ کی میت بھارت میں رہ گئی ہے۔

قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی سادہ لوحی بھی ملاحظہ فرمائیے کہ انہوں نے مسلم لیگ کے لیے حکومت پاکستان کی طرف سے باؤنڈری کمیشن میں مقدمہ پیش کرنے کے لیے چوہدری ظفر اللہ خان کو مقرر کیا اور چوہدری صاحب موصوف کی وکالت کی فیس پانچ لاکھ روپیہ اس ابتلاء کے زمانے میں ادا کی جب کہ پاکستان ایک ایک پائی کا محتاج تھا قائد اعظم اس وقت نہایت پریشان تھے چاروں طرف سے پاکستان دشمنوں سے گھرا ہوا تھا مسٹر پٹیل آنجہانی کا دعویٰ تھا کہ پاکستان ایک ماہ بھی زندہ نہیں رہ سکے گا۔ گویا یہ پیدا ہوتے ہی مر جائے گا۔

چوہدری ظفر اللہ خان نے وکالت کی فیس نہ چھوڑی۔ قائد اعظم سے ایسے وقت میں اتنی گراں فیس وصول کر کے بھی چوہدری صاحب نے سکھوں کے دعویٰ کا انتظار کیے بغیر اپنی جماعت مرزائیہ کو اپنے مخصوص عقائد اور اپنی خاص اہمیت سے کمیشن کے روبرو اپنی جماعت کا علیحدہ کیس پیش کرنے یا کرانے کی ضرورت نہ تھی، سید نور احمد صاحب سابق افسر تعلقات عامہ حکومت پاکستان ۴ ستمبر ۱۹۶۴ء کے اخبار "مشرق" میں رقم طراز ہیں اور جماعت مرزائیہ کے دعویٰ کو وضاحت سے بیان فرماتے ہیں۔ "جماعت احمدیہ ریڈکلف کمیشن کے سامنے ایک علیحدہ فریق کی حیثیت سے کیوں پیش ہوئی۔ اس سلسلے میں چند نکات مزید تشریح کے محتاج ہیں اس کمیشن کے سامنے جو مقدمہ پیش تھا۔ اس کے اصل فریق تین تسلیم کئے گئے تھے۔

(۱) مسلم لیگ

(۲) کانگریس

(۳) سکھ

البتہ کمیشن نے ایک اخباری اشتہار کے ذریعے جو صلائے عام دے دی تھی کہ ان فریقوں کے علاوہ جو جماعت چاہے کمیشن کے روبرو اپنا نقطہ نگاہ ظاہر کرنے کے لیے ایک تحریری عرضداشت بھیج سکتی ہے۔ اس دعوت کے جواب میں تقریباً پچاس میمورنڈم کمیشن کے دفتر میں موصول ہوئے۔ جس انجمن نے اپنے خاص "نقطہ نگاہ" کو اہم سمجھا اس نے ایک میمورنڈم بھیج دیا۔ خواہ وہ انجمن مزدوروں کی ٹریڈ یونین تھی یا تاجروں کے کسی خاص طبقے کی نمائندگی کرنا چاہتی تھی۔ یا مذہبی اور ثقافتی مقاصد سے تعلق رکھتی تھی۔ جہاں تک میمورنڈم

بھیجنے والوں کو زبانی دلائل پیش کرنے اور بحث کرنے کی اجازت دینے کا سوال تھا اس کی صورت مختلف تھی کمیشن کا تمام وقت تین اصل فریقوں کے لئے وقف تھا۔ صرف ان فریقوں کو اجازت تھی کہ ان میں جو فریق چاہے اپنے حصے کے وقت میں کسی اور میمورنڈم بھیجنے والے کو بحث کا موقع دے دے یہ گنجائش خاص طور پر ریاست بہاولپور اور ریاست بیکانیر کے لیے نکالی گئی تھی پنجاب کی تقسیم سے نہری نظام پر جو اثر پڑتا تھا۔ اس سے دونوں ریاستوں کو دلچسپی تھی۔ لہٰذا بہاولپور کے لیے مسلم لیگ وقت نکالنا چاہتی تھی۔ اور بیکانیر کے لیے کانگریس باقی میمورنڈم بھیجنے والوں میں جماعت احمدیہ ایسی جماعت تھی جسے کمیشن کے سامنے بحث میں حصہ لینے کا موقع ملا۔ اور یہ موقع مسلم لیگ کے وکیل نے اپنے وقت میں سے حصہ نکال کر مہیا کیا۔

(یعنی چوہدری ظفر اللہ خان نے فیس تو مسلم لیگ سے لی اور وقت مرزائیوں کو فراہم کیا) ورنہ احمدی جماعت بحث میں حصہ لے ہی نہیں سکتی تھی دوسری چالیس پچاس جماعتوں کی طرح صرف اپنا میمورنڈم بھیج سکتی تھی۔ لیکن واقعات کے اس تجزیہ کے بعد وہ سوال جو کبھی کبھی اٹھایا جاتا ہے (جو جسٹس منیر صاحب نے بھی اپنے مضمون میں سرسری طریق پر اٹھایا تھا) ختم نہیں ہوتا صرف اس کے الفاظ بدل جاتے ہیں۔ اور اس کا جواب دینے کی ذمہ داری شیخ بشیر احمد کے بجائے براہ راست چوہدری ظفر اللہ خان پر آ جاتی ہے چوہدری صاحب نے مسلم لیگ کے وکیل اور قانونی مشیر کی حیثیت سے جماعت احمدیہ کو روبرو پیش کرنے اور اس کے لیے مسلم لیگ کے وقت میں سے وقت نکالنا کیوں ضروری سمجھا؟

جسٹس منیر کے سوال کے جواب میں چوہدری ظفر اللہ خان اور شیخ بشیر احمد نے جو کچھ کہا ہے اس سے یہ دلچسپ لطیفہ پیدا ہوتا ہے کہ "چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جواب کی ذمہ داری شیخ بشیر احمد پر ڈال دیتے ہیں اور شیخ صاحب کے بیان سے جواب کی ذمہ داری مسلم لیگ کے وکیل کی حیثیت سے چوہدری صاحب پر آ پڑتی ہے" تاہم شیخ بشیر احمد نے اس وجہ کی وضاحت کی ہے۔ جس کی بنا پر مسلم لیگ نے یعنی فی الحقیقت اس کے وکیل نے، یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ جماعت احمدیہ کو ایک علیحدہ فریق کی حیثیت سے کمیشن کے روبرو اپنا "نقطہ نگاہ" پیش کرنا چاہیے اور اس بارے میں جماعت سے درخواست کی تھی۔ شیخ صاحب کے قول کے مطابق وجہ یہ تھی کہ سکھوں نے اپنے میمورنڈم میں ضلع گورداسپور کو "گورو بندھ سنگھ" کی جائے پیدائش ظاہر کر کے اس ضلع کے ساتھ اپنا خاص مذہبی تعلق قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کا جواب دینے کے لئے قادیان کے متعلق جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اس سلسلے میں تین امور قابل توجہ ہیں۔

(۱) جب مختلف پارٹیوں اور انجمنوں نے اپنے اپنے میمورنڈم تیار کیے (ان سب کو داخل کرنے کے لیے ایک آخری تاریخ مقرر تھی تو انہیں ایک دوسرے کی عرضداشتوں کے مندرجات معلوم ہی نہ تھے پھر مسلم لیگ کے وکیل نے کون سے پیشگی علم کی بنا پر فیصلہ کیا تھا کہ سکھ اپنے میمورنڈم میں فلاں دعویٰ کریں گے جس کے جواب میں جماعت احمدیہ کو اپنا علیحدہ میمورنڈم داخل کرنا چاہیے!

(۲) ضلع گورداسپور نہ گورو بندھ سنگھ کی جائے پیدائش تھی نہ سکھوں کے میمورنڈم میں (جب وہ سامنے آیا) اسے گورو بندھ سنگھ کی جائے پیدائش ظاہر کیا گیا تھا۔

(۳) سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ جس مسلم لیگ نے شیخ بشیر احمد کے قول کے مطابق جماعت احمدیہ کو سکھوں کے اس مبینہ دعویٰ کا جواب دینے پر آمادہ کیا اسے یہ بات معلوم تھی کہ گورداسپور گورو بندھ سنگھ کی جائے پیدائش نہیں ہے۔ بلکہ پٹنہ (بہار) ہے۔ (مسلم لیگ اپنے میمورنڈم کے پیراگراف ۹۱۸ میں بہت وضاحت کے ساتھ یہ کہہ چکی تھی کہ مذہبی اور تاریخی اہمیت کے مقامات کی بنا پر کسی علاقے کو مشرقی پنجاب یا مغربی پنجاب میں شامل کرنے کا مطالبہ بالکل غلط ہے۔ اس کی وضاحت کے طور پر لیگ کے میمورنڈم میں کہا تھا کہ جن مقامات کی سکھوں کے نزدیک مذہبی اہمیت ہے وہ ضلع کیمبل پور میں "پنجہ صاحب" سے لے کر پٹنہ تک اور حیدرآباد دکن تک پھیلے ہوئے ہیں پٹنہ گورو بندھ سنگھ کی جائے پیدائش ہے اور حیدرآباد دکن میں "ناندیڑ" ان کی آخری آرام گاہ ہے۔ اس طرح مسلمانوں کے نزدیک مذہبی تقدس رکھنے والے مقامات جہاں ہر سال عرس میں شرکت کے لیے دور دور سے مسلمان آتے ہیں تمام مشرقی پنجاب میں اور ہندوستان کے مختلف حصوں میں موجود ہیں۔ اگر مذہبی تقدس کے مقامات کی دلیل مان لی جائے تو سکھوں کے گوردواروں وغیرہ کے نقطہ نگاہ سے پورے مغربی پنجاب کو ہندوستان میں شامل کرنا پڑے گا۔ یعنی یہ دلیل بنیادی طور پر غلط ہے۔

یہ تھا مسلم لیگ کا نقطہ نگاہ جو اس کے اپنے میمورنڈم میں پیش کیا گیا تھا اور اس کی وکالت کے فرائض چوہدری ظفر اللہ خان سرانجام دے رہے تھے کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ایک طرف تو مسلم لیگ کا وکیل اس نقطہ نگاہ کی ترجمانی کر رہا تھا اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کو اس بات پر آمادہ کر رہا تھا کہ آپ کم از کم قادیان کے مذہبی تقدس کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ کمیشن کے سامنے پیش کریں۔ ان واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے شیخ بشیر احمد کی پیش کی ہوئی توجیہ کے متعلق کیا رائے قائم کی جائے۔ ان واقعات سے جو نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ چوہدری ظفر اللہ خان بہرصورت اور سکھوں کے دعویٰ کا انتظار کئے بغیر جماعت احمدیہ کو اپنے مخصوص عقائد اور اپنی خاص اہمیت "سے کمیشن کے سامنے پیش کرنے کا موقع دینے کے لئے مضطرب تھے۔

مسلم لیگ کی جانب سے مشورہ دینے والے اور درخواست کرنے والے دو تھے۔ اور جماعت احمدیہ کی جانب سے اس مشورے اور درخواست کو ماننے والے جماعت کے رسمی عہدہ دار شیخ بشیر

احمد تھے اور صورت حال وہی جس کے متعلق بھگت کبیر نے کہا تھا "ایک نے کہی دوسرے نے مانی کبیر کے دونوں گیانی"۔

شیخ بشیر احمد کی یہ بات درست ہے کہ انہوں نے اپنی جماعت کو علیحدہ ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کی اور جب کمیشن کے سکھ ممبر جسٹس تیجا سنگھ نے ان سے پوچھا کہ مسلمانوں میں آپ کی جماعت کی حیثیت کیا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ "جناب ہم اول و آخر مسلمان ہیں"۔

یہ سوال و جواب شیخ صاحب نے جسٹس منیر کے مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے دھرائے ہیں لیکن جس بات کا خطرہ آپ اپنی جماعت کو ایک فریق بنا کر خواہ مخواہ پیدا کر رہے تھے، اس کی طرف آپ کی نگاہ نہیں گئی. اگر جسٹس سنگھ یا کوئی اور شخص سنجیدگی کے ساتھ اس بحث میں پڑتا اور اگلا سوال یہ پوچھتا "میرا مطلب یہ نہیں کہ آپ اپنے کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ باقی مسلمان مذہبی عقیدے کے لحاظ سے آپ کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں تو اس سے کچھ نہ کچھ وقت پیدا ہوتی فی الحقیقت یہ سوال کہ احمدی جماعت مسلمانوں میں شامل تھی یا نہیں کسی فریق نے اٹھایا ہی نہ تھا کمیشن کا کام مردم شماری کے اعداد و شمار کو ملحوظ رکھنا تھا اور مسلم لیگ اس تمام آبادی کی نمائندہ تسلیم کر لی گئی تھی جو ان اعداد میں مسلمان شامل تھی لہٰذا جماعت احمدیہ کا اپنے آپ کو ایک علیحدہ یونٹ کی حیثیت سے پیش کرنا خواہ مخواہ "آ بیل مجھے مار" کا خطرہ پیدا کرنے کے مترادف تھا جماعت احمدیہ نے جو خاص نقطہ نگاہ پیش کیا، اس کا تجزیہ کیا جائے تو وہ تین نکات پر مشتمل تھا، دو نکات تو یہ تھے۔

(۱) ہم مسلمانوں کے اندر ایک خاص اور بہت اہم یونٹ کی حیثیت رکھتے ہیں. ہم اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں اور ہماری شاخیں مختلف ملکوں میں پھیلی ہوئی ہیں.

(۲) ہم پاکستان میں شامل ہونا چاہتے (ہندو اور انگریز سے مایوس ہو کر) بصورت دیگر ہمارے کام کو سخت نقصان پہنچے گا اور ہمارے اکثر کی زیادہ جائیدادیں بھی پاکستان ہی میں ہیں"

کمیشن کے کام کا نقطہ نگاہ سے ان دو نکات پر وقت ضائع کرنا غیر ضروری تھا کمیشن اپنا کام اسی مفروضے پر کر رہا تھا کہ ضلع گورداسپور کے تمام مسلمان پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں اور پاکستان کی حدود سے باہر رہ جانا اپنے لئے سخت نقصان کا باعث سمجھتے ہیں،

احمدی نقطہ نگاہ کا تیسرا اور ان کی بحث کا مرکزی نکتہ یہ تھا کہ قادیان کو اس لیے پاکستان میں شامل کیا جائے کہ اسے ہماری "چھوٹی سی" لیکن بہت اہم جماعت کے نزدیک "خاص تقدس حاصل ہے" تمام مسلمانوں کی دلی خواہش تھی کہ مغربی پنجاب کے حصے میں زیادہ سے زیادہ رقبہ آ جائے لیکن یہ بات غور طلب ہے کہ اگر کسی مقام کے متعلق فیصلے کا انحصار صرف مذہبی تقدس کی بنا پر ہوتا (جسے مسلم لیگ بنیادی طور پر غلط ٹھہرا چکی ہے) تو یہ بات قادیان کو پاکستان میں لانے کے لئے کہاں تک مددگار تھی کہ اسے عام مسلمانوں کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے. صرف ایک قلیل تعداد کے نزدیک تقدس حاصل ہے۔

بہرحال ریڈکلف ایوارڈ پر اثر انداز ہونے کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کا اس کمیشن کے سامنے پیش ہونا بیکار ثابت ہوا.

ریڈکلف کے سامنے مختلف پارٹیوں کے نقطہ ہائے نگاہ بالآخر صرف کمیشن کے ممبروں کی رپورٹوں کی صورت میں پیش ہوئے اور جماعت احمدیہ نے جو کچھ کہا ممبروں کی رپورٹوں میں اس کا کوئی نشان نہیں آتا. کمیشن کے مسلمان ممبروں نے (سوائے چوہدری ظفر اللہ خان کے) اپنی رپورٹوں میں ضلع گورداسپور کے متعلق بہت سے دلائل دیئے

باقی صفحہ ۳۶ پر

مولانا یوسف لدھیانوی کا دورہ چیچہ وطنی

چیچا وطنی (نامہ نگار حبیب اللہ چیچہ سے) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی گذشتہ روز چیچا وطنی تشریف لائے تو دار العلوم ختم نبوت میں دار العلوم کے صدر مدرس قاری محمد قاسم جمعیت علماء اسلام ضلع ساہیوال کے نائب صدر حافظ عبد الرشید چیمہ کے صاحبزادہ حبیب اللہ چیمہ۔ سپاہ صحابہؓ کے صدر حافظ محبوب احمد' حافظ عبد الغنی اور دیگر احباب نے حضرت کا پرتپاک استقبال کیا۔ حضرت نے اپنے بیان میں کہا کہ سانحہ بابری مسجد ایک ایسا سانحہ ہے جس کا دکھ ہر کلمہ گو انسان کو ہوا ہے۔ اور یہ سانحہ ہندو حکمرانوں کا ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے غیور مسلمانوں نے بھارتی مسلمانوں کے ساتھ جو اظہار یک جہتی کا مظاہرہ کیا ہے وہ ایک اچھی قوم کی روایت ہے۔ لیکن پاکستان میں غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو گرانا نہایت ہی نامناسب اقدام ہے جس کی اجازت نہ تو ہمیں اسلام اور نہ ہی ہمارے ملک کا قانون دیتا ہے۔ اس کے علاوہ ان عمارتوں میں اب غریب مسلمان آباد ہیں جن کے پاس متبادل رہائش کی گنجائش نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جامعہ خیر المدارس ملتان کے اندر مندر نما عمارت تھی اس عمارت کے اندر حضرت قاری رحیم بخش کی درسگاہ تھی اور جامعہ خیر المدارس کی ملکیت تھی اور ملتان کے پرجوش مظاہرین نے اس عمارت کو گراتے ہوئے کئی مسلمانوں کو شہید کیا ہے۔ اس کا تمام اہالیان اسلام کو نہایت دکھ ہوا ہے۔ آخر میں حضرت نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ بابری مسجد کی دوبارہ تعمیر تک بھارت سے ہر قسم کے تعلقات ختم کردیئے جائیں۔

"ختم نبوت کانفرنس" فرینکفرٹ (جرمنی)

پاک محمدی مسجد فرینکفرٹ جرمنی میں ایک عظیم الشان کانفرنس سے پاکستان و برطانیہ کے مشہور و معروف خطیبوں نے خطاب فرما کر مسلمانوں کو تعلیمات اسلامیہ اور ذمہ داریوں سے آگاہ کیا خصوصاً "فتنہ قادیانیت" موضوع رہا۔

برطانیہ کے خطیب مولانا قاری محمد طیب عباسی نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اسی طرح مفتی عبد القوی صاحب نے بھی سیرت نبویؐ ہی کو موضوع گفتگو بنایا۔ پاک محمدی مسجد کے خطیب مولانا قاری مشتاق الرحمٰن کی دینی خدمات کو علماء نے خوب سراہا خصوصاً "فتنہ قادیانیت کی تردید اور آگاہی کی کارکردگی پر ان کے لئے خصوصی دعائیں بھی کیں۔ آخر میں قاری مشتاق الرحمٰن صاحب نے علماء کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ دوسرے شہروں سے آنے والوں کے لئے انتظامیہ پاک محمدی مسجد نے اور خصوصاً" محمد سلیم بھٹی نے طعام وقیام کا انتظام کیا تھا۔

اختتامی دعاء مولانا آزاد صاحب نے کرائی اور الحمد للہ یوں یہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

مسیحی لیڈروں نے جارحیت بند نہ کی تو ان کی مشنریوں کو نہیں چلنے دیا جائے گا

شیخوپورہ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا اگر مسیحی لیڈروں نے جارحانہ سرگرمیاں بند نہ کیں تو ان کی مشنریوں کو نہیں چلنے دیا جائے گا۔ وہ یہاں جامع مسجد عید گاہ میں جمعۃ المبارک کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا مسیحی لیڈر کبھی تو پاکستان میں بوسنیا کے حالات پیدا کرنے کی دھمکی دیتے ہیں اور کبھی صلیبی جنگوں کی یاد تازہ کرنے کا ڈراوا دے کر مسلمانان پاکستان کے قلب وجگر زخمی کر رہے ہیں۔ ان کی یہ سرگرمیاں ناقابل برداشت ہیں۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ اگر مسیحی صلیبی جنگوں کی دھمکی دیں گے تو مسلمانوں کا بچہ بچہ سلطان صلاح الدین ایوبی بن کر ایوبی کی یاد تازہ کرنے پر مجبور ہوگا۔ اور ان کے سکولوں' ہسپتالوں میں امدادی تبلیغ بزور بازو روکنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی جس کی ذمہ داری مسیحی لیڈروں پر ہوگی۔ مولانا شجاع آبادی نے یہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جمعیت علماء اسلام کے راہنماؤں سید امین گیلانی' مولانا عبد الهادی' شیخ محمد یوسف' عید گاہ کے خطیب مولانا قاری محمد امین سے ملاقاتیں کیں۔ اور جماعتی امور پر مشاورت کی۔ مولانا عبد اللطیف انچارج معاون مبلغ لاہور بھی ان کے ساتھ تھے

شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کا عمل فوراً" شروع کیا جائے

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف' وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین اور وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا عبد الستار خاں نیازی سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ۱۳ اکتوبر کے فیصلہ کے مطابق شناختی کارڈ میں مذہب کے

جمعیت علماء اسلام لودھراں

جمعیت علماء اسلام لودھراں کے راہنما حضرت مولانا محمد موسیٰ سید سعید احمد کاظمی حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن نیازی' شفیق الرحمٰن الماس موسیٰ' جناب مرزا محمد ایوب مغل نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضلع کونسل لودھراں نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کی مخالفت کرکے یہ ثابت کردیا ہے کہ یہ مخالفت حکومت پاکستان کے ایماء پر کی ہے اسی طرح کی قرارداد ضلع کونسل جھنگ نے بھی کی ہے کیونکہ ان دونوں ضلع کونسلوں کے سربراہ وزراء کے قریبی عزیز ہیں' اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے انہوں نے یہ حربہ قادیانیوں کو خوش کرنے کے لئے کیا ہے۔

سپاہ صحابہ لودھراں

سپاہ صحابہؓ لودھراں کے راہنما جناب میاں جمیل احمد عارف حافظ ملک محمد الیاس' جناب عنایت اللہ شاکر حضرت مولانا عبد القادر خطیب جامع مسجد عباسیہ لودھراں نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لودھراں کی ضلع کونسل نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کی مخالفت کرکے مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے انہوں نے مرزائیوں قادیانیوں کو خوش کیا انہیں چاہئے کہ یہ قرارداد واپس لیں ورنہ ہم جانتے ہیں کہ ان کو کیسے مجبور ہوکر یہ قرارداد واپس لینی پڑے گی۔

انجمن کریانہ مرچنٹ لودھراں

انجمن کریانہ مرچنٹ لودھراں کے صدر جناب چوہدری ریاست علی نے نمائندہ ختم نبوت سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ ضلع کونسل لودھراں نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کی مخالفت کرکے ہم مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے' ہم انجمن کریانہ مرچنٹ اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

تحصیل دنیاپور

دنیاپور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیاپور کے امیر حضرت مولانا صوفی عنایت علی چوہدری نے مسجد خاناں والی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضلع کونسل لودھراں کے اراکین نے ووٹ مسلمانوں سے لئے اور برسراقتدار آئے اور وہ نمائندگی مرزائیوں' قادیانیوں کی کر رہے ہیں انھوں نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کی مخالفت کرکے بہت بڑی غلطی کی ہے' قوم ان کو نہیں چھوڑے گی۔ ہم ان کے خلاف احتجاج کرتے ہیں اگر انھوں نے قرارداد واپس نہ لی تو ان کا گھیراؤ کریں گے۔

نا سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے...

اندراج کا عمل فوری طور پر شروع کیا جائے اور عیسائیوں کے غیر قانونی اور بلاجواز احتجاج کو مسترد کردیا جائے انہوں نے کہا کہ اسلامیان پاکستان کی تحریک پر ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں' مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور ۱۹۷۳ء کے آئین میں ترمیم کی گئی تھی اس آئینی فیصلہ پر قانون سازی کے لئے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔ بی اور ۲۹۸ سی کا اضافہ کرکے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی لگادی گئی ہے اب شناختی کارڈ میں فارم میں درج شدہ مذہب کا اندراج کرکے اس فیصلہ کی تکمیل ہوگی اسی طرح قادیانیوں کا فراڈ ختم ہوجائے گا جبکہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا جو دو قومی نظریہ اور جداگانہ انتخابات کی بنیاد پر قائم ہوا تھا جس کے لئے صرف مسلمانوں کی آبادی تقریباً بارہ کروڑ ہے اور عیسائی' ہندو' سکھ' پارسی' بدھ' قادیانی وغیرہ کل اقلیتوں کی آبادی تقریباً ۵۰ لاکھ ہے۔

قادیانی ہیڈ مسٹریس کو اسلامیات پڑھانے سے روکا جائے

بھکر (نامہ نگار) چک ۲۴۳ ڈی اے کی ہیڈ مسٹریس نصرت جہان قادیانی کے رویہ سے مڈل سکول کی مسلمان معلمات بے حد نالاں ہیں۔ بارہا اس کی کارکردگی کی اطلاع محکمہ کو اہل چک نے دی مگر محکمہ کی کالی بھیڑوں نے اس پر کوئی کاروائی نہ ہونے دی۔ چک سے ایک وفد ختم نبوت بھکر کے رہنما دین محمد فریدی سے ملا اور اس نے انھیں معلمہ کی غلط حرکات سے آگاہ کیا جس کی وجہ سے نہ صرف سکول کی بچیوں کے ذہن پر غلط اثر پڑ رہا ہے بلکہ علاقہ کی بچیوں کا تعلیمی نقصان ہو رہا ہے واضح رہے کہ یہ قادیانی معلمہ بڑی دیدہ دلیری سے اسلامیات پڑھاتی ہے جبکہ امتناع قادیانیت آرڈی ننس کی رو سے وہ اسلامیات نہیں پڑھا سکتی۔ دین محمد فریدی نے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی معلمہ کو سکول کا سربراہ مقرر کرنا ہی مسلمانوں کے حقوق غصب کرنا جبکہ وہ اسلامیات پڑھاکر قانون شکنی بھی کر رہی ہے۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ اس قادیانی معلمہ کو سکول کی سربراہی سے فوراً الگ کیا جائے اور اس کے اسلامیات پڑھانے پر پابندی لگائی جائے۔

ختم نبوت فری ٹیوشن سنٹر کا افتتاح

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راوی روڈ کے زیر اہتمام دفتر ختم نبوت نزد نورانی مسجد میں "فری ختم نبوت ٹیوشن سینٹر" کا افتتاح کیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں بیسیوں نوجوانوں نے شرکت کی۔ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے تحریک ختم نبوت کے راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے نوجوانوں پر زور دیا۔ کہ وہ نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ دینی علوم کی طرف خصوصی توجہ کریں۔ بالخصوص عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی توانائیاں صرف کریں۔ شبان ختم نبوت کے راہنما جناب بدر عالم ایڈووکیٹ نے کہا کہ لاہور شہر کے کارپوریشن کے ہر حلقے میں ختم نبوت کے یونٹ تشکیل دیے جائیں گے۔ اور قادیانیوں کی ملک وملت کے خلاف سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں گے نوجوانوں نے عہد کیا کہ وہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اپنی جانیں تک قربان کریں گے۔ تقریب میں مقامی یونٹ کے عہدہ داروں خالد خاں بلوچ' پرنس اعجاز بلوچ' الیاس ٹیلرز' چوہدری محمد حسین' محمد یامین' حافظ حفیظ الرحمن' رانا عبد الغفار سمیت بیسیوں نوجوان شریک ہوئے آخر میں لاہور کے ممتاز عالم دین مولانا محمد اسحاق قادری' مقصود بلوچ کی والدہ محترمہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعاء کی گئی۔

نصرت گرلز کالج کی مسلمان طالبات کی مشکلات کے خاتمہ کے لئے مسلمان پرنسپل مقرر کی جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں' صوبائی وزیر تعلیم میر مشتاق ابراہیم اور چیف سیکرٹری نائب مسٹر محمد پرویز مسعود سے مطالبہ کیا ہے کہ گورنمنٹ جامعہ نصرت گرلز کالج ربوہ میں مظلوم مسلمان زنانہ لیکچررز واسٹاف اور کالج ہوسٹل میں مقیم بے کس مسلمان طالبات کے مصائب اور مشکلات ختم کرنے کے لئے پانچ سال سے خالی پرنسپل کی سیٹ پر ۱۹ گریڈ کی کسی مسلمان خاتون کو فوری پرنسپل تعینات کیا جائے۔ ٹیلی گرام میں اظہار افسوس کیا گیا ہے کہ صوبائی ایجوکیشن سیکرٹریٹ جان بوجھ کر اس مسئلہ کو حل نہیں کر رہا ہے جبکہ ۱۸ سے ۱۹ گریڈ میں عام ترقیاں ہو چکی ہیں اور اس کالج پر قادیانیوں کی اجارہ داری ختم کی جائے۔ یاد رہے کہ مقامی ڈائریکٹر کالجز نے ربوہ کالج کے لئے ایک ۱۹ گریڈ کی خاتون پرنسپل کی تعیناتی کے لئے نام تجویز کرکے صوبائی محکمہ تعلیم کو بھیجا تھا جس کی ڈی پی آئی کالجز اور سیکرٹری تعلیم نے منظوری نہ دی۔ جبکہ ایک مسلمان خاتون لیکچرار کو گریڈ ۱۸ میں ترقی پر چھوٹ دے کر تبدیل کروا دیا گیا ہے اور قادیانی لیکچررز خاتون کا تبادلہ D.P.I نے روک دیا ہے۔

وقت کا تقاضہ ہے کہ مسلمان متحد ہو جائیں
صاحبزادہ طارق محمود

اہالیان محلہ جمعہ شاہ کے زیر اہتمام سیرت کانفرنس جامع مسجد جمعہ شاہ منعقد ہوئی جس میں صاحبزادہ طارق محمود' نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد نے ایمان افروز خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم کیا سیرت بیان کریں خود اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سیرت بیان کی ہے۔ "ورفعنا لک ذکرک" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمہارا ذکر بہت بلند کر دیا۔ بلکہ ان کا بھی ذکر اور شان بلند ہو گئی جس نے خاتم النبیین کا دامن تھاما۔ ابوبکر آئے تو صدیق بن گئے۔ عمر آئے تو فاروق بن گئے عثمان آئے تو ذوالنورین بن گئے۔ علی آئے حیدر کرار بن گئے۔ بابری مسجد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر پاکستانی مسلمان متحد ہوتے تو یہ واقعہ رونما نہ ہوتا اور اگر اب بھی ہم متحد نہ ہوئے تو اسی طرح کفار ہمیں اور ہماری عبادت گاہوں مسجدوں کو شہید کرتے رہیں گے اور یہ دلخراش واقعات رونما ہوتے رہیں گے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ متحد ہو جائیں۔

بابری مسجد کی شہادت پر عالمی مجلس رحیم یار خاں کے راہنماؤں کا مذمتی بیان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے راہنما مولانا بشیر حامد حصاری' مولانا احمد بخش شجاع آبادی' قاضی عزیز الرحمن نقشبندی' لیاقت علی خاں احرار' اور حافظ محمد طیب قاسمی نے اپنے مشترکہ بیان میں بابری مسجد کی شہادت کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ متعصب ہندو ذہنیت کی ایک سازش ہے بابری مسجد کی شہادت مسلمانوں کے لئے ایک گہرا زخم ہے۔ انھوں نے کہا کہ بابری مسجد کی شہادت اسرائیل اور بھارت کے گٹھ جوڑ کا واضح ثبوت ہے۔ بھارت اقلیتوں کو تحفظ فراہم کرنے میں بری طرح ناکام ہوا ہے۔ بھارت میں آئے دن مسلمانوں پر ظلم ہندوؤں کی متعصب ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ بھارت کی بابری مسجد کی شہادت پر سیکولرازم کا بھانڈا پھوٹ گیا ہے۔ اور بھارت کا منافقانہ چہرہ پوری دنیا کے سامنے کھل گیا ہے۔ ان راہنماؤں نے کہا کہ اگر اس حادثہ پر بھی مسلمانوں کی آنکھ نہ کھلی اور وہ متحد نہ ہوئے تو ہندو اور یہودی متحد ہو کر خانہ کعبہ پر بھی حملہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں متحد ہو کر یک جاں ہو کر بھارت کو اور امن کے ٹھیکیداروں امریکہ کو بتا دینا چاہئے کہ ہم مسجد کی آبرو کے لئے اسلام کی عظمت کے لئے جان تو دے سکتے ہیں مگر خاموش تماشائی نہیں بن سکتے۔

ضلع کونسل لودھراں میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے خلاف قرارداد

رپورٹ: نور محمد مجاہد

ضلع کونسل لودھراں نے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ لینے کی مخالفت میں قرارداد پر پورا ضلع سراپا احتجاج بن گیا۔ مختلف مقامات پر پریس کانفرنس واجتماعات ہوئے۔ جمعۃ المبارک میں قرارداد مذمت پیش ہوئی جسے عوام نے پرجوش انداز میں پاس کیا اور پورے ضلع میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کے راہنماؤں صوفی محمد علی خواجہ عبد الحمید بٹ' نور محمد مجاہد' حافظ محمد مجتبیٰ ابن حضرت مولانا محمد موسیٰ' نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضلع لودھراں کی نوزائیدہ ضلع کونسل نے شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کی مخالفت میں قرارداد پاس کرکے مرزائیوں' قادیانیوں کا آلہ کار ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ہم ضلع کونسل کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ یہ قرارداد واپس لے ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری ان پر ہوگی جس سے وہ عبرتناک سبق حاصل کریں گے۔

بقیہ: آپ کے مسائل

سال کی چھوٹ اور ۲ سے ۶ فیصد تک منافع کے نام سے ہر ماہ اس پر جبر دینا پڑتا ہے۔ میرے بڑے بھائی نے مجھ سے پوچھا تو میں نے انکار کردیا لیکن انہوں نے اپنے اور میرے نام سے ایک ہی فارم پُر کر تمام خانہ پُری کرنے کے بعد میرے پاس لایا اور کہا کہ سائن کردو۔ میں اسے حرام خیال کرتا ہوں اب وہ فارم بیکار ہے کیونکہ مشترکہ فارم ہے اور ایک بھائی نے سائن کر دیئے اور میرے بقایا ہیں براہِ مہربانی اس مسئلے کے بارے میں مجھے مطلع کر دیں کہ میں اس پہ سائن کردوں یا نہیں۔

ج:۔ یہ سودی قرضہ ہے اس کے لینے کا گناہ ہے اگر مجبوری ہے تو گناہ سمجھ کر لے لیا جائے۔

میں کیا کروں

س: مولانا صاحب میں زندگی صحیح معنوں میں گزارنا چاہتا ہوں لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کروں کیونکہ اگر میں دکان پر جاتا ہوں تو وہاں پر ٹی وی پر ویڈیو کیسٹ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اور گانے وغیرہ لگے ہوئے ہوتے ہیں جو کہ آنکھوں کے سامنے آتے ہیں لیکن بعد میں مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ میں نے یہ کیوں دیکھا لیکن میں بھی مجبور ہوں کیونکہ میں اپنی مرضی سے دکان پر نہیں جاتا۔ بلکہ والد صاحب زبردستی کہتے ہیں کہ چلو دکان پر وہاں پر کام ہوتا ہے لیکن میرا دل نہیں مانتا۔ بتایئے میں کیا کروں؟ والد صاحب کو منع بھی نہیں کیا جاسکتا۔

ج: جتنا بچ سکتے ہو بچنے کی کوشش کرو اور جو کوتاہیاں ہو رہی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔

تنہائی میں بات ہوسکتی ہے!

س: مولانا صاحب کیا آپ سے اکیلے میں بھی مسائل دریافت کیے جاسکتے ہیں کیونکہ میں نے آپ کو جب بھی دیکھا آپ کے ساتھ کوئی نہ کوئی ضرور ہوتا ہے۔

ج: تنہائی کا وقت لیا جاسکتا ہے

بیعت سے اصلاح ہوسکتی ہے

س: کیا میں واقعی بیعت کے ذریعے اپنی نفسانی اصلاح کرسکتا ہوں اور دین پر قائم رہ سکتا ہوں۔

ج: ضرور۔ انشاءاللہ۔

تبلیغ

س: مولانا صاحب میرے دوست تبلیغی جماعت میں بیٹھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہی فلاح کا راستہ ہے اور نبیوں کا کام ہے لیکن مولانا صاحب یہ ضروری ہے تبلیغی جماعت کے ساتھ رہ کر تبلیغ کا کام کیا جائے۔

ج: تبلیغ کا کام ضرور کرنا چاہیے۔

تبلیغ کا طریقہ

س: مولانا صاحب تبلیغ والے ہمارے بھائی جس طرح گشت کرتے ہیں کیا وہ حدیث کی روشنی سے بالکل صحیح ہے یہ تین روزہ اور چالیس روزہ لگانا درست ہے۔ جب کہ علم سیکھنے کے لیے دوسرے ذرائع بھی استعمال کر سکتے ہوں۔

ج: کسی ایک ذریعہ کو استعمال کرنا صحیح ہے مگر آدمی کرے بھی تو۔

آخر اس کا کیا حل ہے۔

س: مولانا صاحب یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ جب قبر میں منکر نکیر ہم سے یہ سوال کریں گے کہ مال کہاں سے کمایا اور جوانی کہاں لگائی تو ہم کیا جواب دیں گے کیونکہ ہمارا سارا وقت تو معاش حاصل کرنے میں لگا رہتا ہے اور جو باقی وقت بچتا ہے وہ فضول کاموں میں ضائع ہوجاتا ہے۔ آخر اس کا کیا حل ہے!

ج: اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائیں۔ یہ سوال تو واقعی مشکل ہے لیکن جب بندہ اللہ تعالیٰ کے راستہ پر چلنے کا اہتمام شروع کرے تو اللہ تعالیٰ مدد فرماتے ہیں اور انشاء اللہ اس سوال کا جواب بھی آسان فرما دیں گے۔

کیا صدقہ جائز ہے

س: ہمارے یہاں یہ رواج ہے کہ مکان کی تعمیر کے وقت بنیاد میں کھودتے ہوئے ایک صدقہ کا بکرا ذبح کیا جاتا ہے ہوتا تو وہ صدقہ ہے کیونکہ گوشت وغیرہ مسکینوں میں ہی تقسیم ہوتا ہے لیکن مجھے یہ دریافت کرنا ہے۔

(الف) یہ عمل سنت یا کہیں تبع تابعین سے ثابت ہے

ج: نہیں

(ب) اگر نہیں تو کیا صدقہ کرنا ضروری ہے

ج: نہیں۔

(ج) اگر صدقہ ضروری ہے تو اس کی کیا شکل (سنت کے مطابق) ہو؟

(ج) ضروری نہیں۔

بقیہ: ضلع گورداسپور اور قادیانی

لیکن قادیان اور اس کی اہمیت کا ذکر کسی نے نہ کیا قادیان کو اس لیے پاکستان میں شامل کیا جائے کہ اسے ہماری "چھوٹی مسی"، لیکن نسبتاً اہم جماعت، کے نزدیک مذہبی تقدس حاصل ہے اگر کسی مقام کے متعلق فیصلے کا انحصار صرف مذہبی تقدس کی بنا پر ہوتا تو یہ بات قادیان کو پاکستان میں لانے میں کہاں تک مددگار تھی۔

مرزائیوں نے کمیشن کے روبرو دوبارہ اپنا پینترا بدلا، پہلے کوشش یہ کی کہ پنڈت جواہر لعل نہرو سے اس بات کا وعدہ لیا جائے کہ وہ قادیان کو پورا پورا تحفظ اگر دیں تو ہم ہندوستان ہی میں رہیں گے بصورت دیگر وہ پاکستان میں شامل ہونے کے لئے درخواست باؤنڈری کمیشن کو دیں گے مرزائیوں کا خیال تھا کہ کانگرس اور انگریز جس طرح ان کی پشت پناہی پہلے کرتے آئے ہیں اب بھی کریں گے مگر دونوں نے ان سے آنکھیں پھیر لیں اور بے وفائی کی دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔

اس کے بعد ان کے لئے کوئی چارہ کار نہ رہا تو مسلمانوں میں مدغم ہونے کی سعی کرنے لگے سید نور احمد صاحب اور جسٹس محمد منیر صاحب کے بیانات کے بعد اس جماعت کی روش صاف عیاں ہے جس پر مزید کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں، چوہدری ظفر اللہ خان اور ان کی جماعت نے "تحریک پاکستان" میں جو حصہ لیا وہ اظہر من الشمس ہے۔

قارئین کرام خود ہی فیصلہ کریں کہ قادیانی جماعت اپنے موقف میں اسلام اور مسلمانوں سے کس قدر مختلف ہے ان کے محسن انگریز اور ان کے دوست نہرو نے ان کے ساتھ جو کچھ کیا وہ ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی تھا مگر اس پر بھی یہ لوگ ابھی تک نہیں سمجھے تو خدا ہی ان سے سمجھے۔

بقیہ: قادیانی نبوت کی سازش

میرے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ خدا کے الفاظ ہیں۔ معاذاللہ تذکرہ صفحہ ۲۰۔

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید ۱۸۵۷ء میں اٹھالیا گیا تھا۔

انا انزلنا قریباً من القادیان۔

ہم نے قرآن مجید قادیان کے قریب نازل کیا۔

(دانہ الہام صفحہ ۳۴ ر ۷۵)

مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو کائنات کا سب سے افضل انسان قرار دیا ہے۔

محمد رسول اللہ سے مراد اپنی ذات کو لیا ہے۔

اے محمدؐ کے امتیو!

یہ سب کچھ تمہاری نظروں کے سامنے ہو رہا ہے اور تم خاموش ہو۔

مسلمانو یاد رکھو!

زندگی کے چند روزہ بہاروں کی طرح گذر جائیں گے اور آخر کار وہ دن بھی آئے گا جب موت کا فرشتہ ہماری زندگی کا چراغ بجھانے آئے گا۔ جب سانس اکھڑ جائے گا۔ جب گردن ایک طرف ڈھلک جائے گی۔ اور پھر ہر مرنے والے کی طرح پیوند خاک کر دیا جائے گا۔ جب قیامت کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ اس وقت حشر کا میدان ہوگا۔ تپتی ہوئی زمین ہوگی۔ ہر کوئی اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں شرابور ہوگا۔ اس روز یار دوست سب ساتھ چھوڑ جائیں گے۔

غرضیکہ اس روز ہم بے بس ہوں گے اور جب ہم شافع محشر آخر الزماں فخر دوعالم سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوں گے تو وہ ہم سے سوال کریں گے کہ تمہارے سامنے میری نبوت پر ڈاکہ پڑا تم نے کیا کیا؟ مجھ پر نازل ہونے والی عظیم کتاب میں تحریفات کی گئیں تم نے کیا کیا؟ میری چہیتی فاطمہؓ اور لاڈلے حسینؓ کی شان میں گستاخیاں کی گئیں مجھے ستایا گیا۔ میرے اہلبیتؓ میرے صحابہؓ اور میرے اولیاؒ سے متعلق گندی زبان اختیار کی گئی تم نے کیا کیا؟۔

غیور مسلمانو! ہمارے پاس کیا ان سوالات کے جوابات ہیں۔ یاد رکھو اگر حشر کے روز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا تو ہم پھر کس کے پاس شفاعت کا سوال کریں گے۔ پھر کس کے دامن میں پناہ لیں گے؟

محسنؐ انسانیت کے غلامو!

آیئے ہم تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

بقیہ : مفتی احمد الرحمٰنؒ

پھر اس ملک پر مسلط ہو جائیں گے لیکن الحمد للہ وہاں کے غیور مسلمانوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم قطعاً مرزا طاہر کو یہاں نہیں آنے دیں گے اور جس دن وہ آئے گا ہم اپنی جان کی قربانی دے سکتے ہیں مگر اس کے منحوس قدم کو پاکستان کی سرزمین پر نہیں رکھنے دیں گے۔

جیسے کہ میں نے بتایا کہ ان کا مرکز وہاں سے یہاں برطانیہ منتقل ہو چکا ہے۔

اب یہاں کے مسلمانوں کی۔ انگلینڈ کے مسلمانوں کی۔ برطانیہ کے مسلمانوں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں میں یہاں کے علماء کرام اور مسلمانوں سے یہی درخواست کروں گا کہ آپ یہاں پر زیادہ سے زیادہ اس کام کیلئے شب و روز محنت کریں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی مرتے دم تک نصیب فرمائے اور ایمان پر اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ فرمائے بے ایمانی کے خاتمے سے اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے۔

بقیہ : پریس کانفرنس

ان حلقوں کا کہنا ہے کہ اتنے مشہور پروجیکٹ کے لئے ناقص کمپیوٹروں کا حصول ناقابل فہم ہے اگر ناقص کمپیوٹر ہی لئے جائیں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر جعل سازی پر کنٹرول کیسے پایا جا سکے گا۔

جب صرف اسلام آباد میں ابتدائی مرحلے میں یہ نقائص سامنے آ رہے ہیں تو پورا ملک تو ابھی باقی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ حکومت ناقص کمپیوٹروں کا تاثر قوم کو دے کر یہ منصوبہ ہی ترک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ مذہب کے خانے کے اضافے کے بغیر ہی شناختی کارڈ باقی رہیں اور چودھری امریکہ سے کوئی بعید بھی نہیں کہ اس نے یہ اقدام کرنے کا حکم دے دیا ہو۔

اب حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ بتائے کہ کیا واقعی ایسا منصوبہ تیار کیا گیا ہے؟

بقیہ : عالمی ضمیر کی صدا

کشمیری مجاہدین کی جدوجہد آزادی کا دائرہ روز بروز وسیع بھی ہو رہا ہے اور زیادہ موثر بھی۔ مجاہدین کے ہاتھوں اب تک دس ہزار سے زائد بھارتی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں' بھارتی فوج کی بہت سی تنصیبات تباہ کر دی گئی ہیں' جس کی وجہ سے یہ فوجی اب مجاہدین کے سامنے آنے سے گھبراتے ہیں اور اپنی جانیں بچاتے پھرتے ہیں۔

ان فوجی کامیابیوں کے علاوہ اخلاقی میدان میں بھی کشمیری مجاہدین نے عظیم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ مقبوضہ کشمیر سے شراب خانے' ویڈیو مراکز سینما اور بیوٹی پارلر جیسے فحاشی کے اڈے ختم کئے جا چکے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں نے اپنے عزم اور اپنے شوق جہاد سے آزاد کشمیر کے باشندوں کو اور زیادہ سرگرم عمل کر دیا ہے۔ آج صورت حال یہ ہے کہ حکومت پاکستان ان کی اخلاقی اور سیاسی تائید کرنے کے لئے کمربستہ ہو چکی ہے' ساری دنیا کے مسلمان' مسلم ممالک کی کئی حکومتیں مثلاً سعودی عرب' اور ترکی وغیرہ نے کھل کر کشمیری عوام کا ساتھ دینے کا اعلان کیا ہے۔

غیر مسلم دنیا بھی اب کشمیر کے مسئلے سے' زیادہ عرصے تک آنکھیں نہیں چرا سکتی۔ محسوس ہو رہا ہے کہ اب دنیا کا' خوابیدہ' بلکہ نیم مردہ ضمیر جاگ کر اپنی ذمہ داری پوری کرنے پر مجبور ہو چکا ہے۔ مجاہدین سے ہماری درخواست بس یہی ہے کہ۔

تیز ترک گامزن منزل ما دور نیست

بقیہ : چودھری افضل حق

دکھوں کا مداوا صرف دین اسلام کے انقلابی پروگرام ہی میں مضمر ہے۔ چودھری صاحب بنیادی طور پر ایک مفکر' خوش فکر ادیب' اور بلند پایہ انشاء پرداز تھے۔ اس میدان میں بھی آپ کی عظمتوں اور خوبیوں کو خصوصی امتیاز حاصل تھا۔ فرنگی سامراج کے خلاف چلائے جانے والی قومی تحریکات کی باگ ڈور سنبھالنے اور جیل وریل کی ہنگامہ خیز مصروفیات کے باوجود چودھری صاحب آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے مذہبی' تاریخی اور اصلاحی موضوعات وحالات پر اپنے رشحات قلم کا انمول ذخیرہ کتابی صورت میں چھوڑ کر آندھیوں اور طوفانوں سے ٹکرانے اور انگریز حکمرانوں کی شاطرانہ فطرت کو اپنی بے پناہ ذہانت وفراست سے قدم قدم پر ذلت آمیز شکست سے دوچار کرنے والا یہ عظیم اور بے مثال مجاہد بالآخر ۸ر جنوری ۱۹۴۲ء بروز جمعرات کو لاہور میں واقع دفتر مجلس احرار میں فرشتہ اجل کے ہاتھوں زندگی کی بازی ہار گیا۔

آئے عشاق' گئے وعدہ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

بقیہ : اطاعت رسولؐ

علیہ وسلم کے طریقوں میں ہے۔

جس دور پہ نازاں تھی دنیا ہم اب وہ زمانہ بھول گئے
دنیا کی کہانی یاد رہی اور اپنا فسانہ بھول گئے
انجام آزادی کیا کہئے بربادی ہی بربادی ہے
جو درس شہ بطحا نے دیا دنیا کو پڑھانا بھول گئے

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

ARFI JEWELLERS
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY

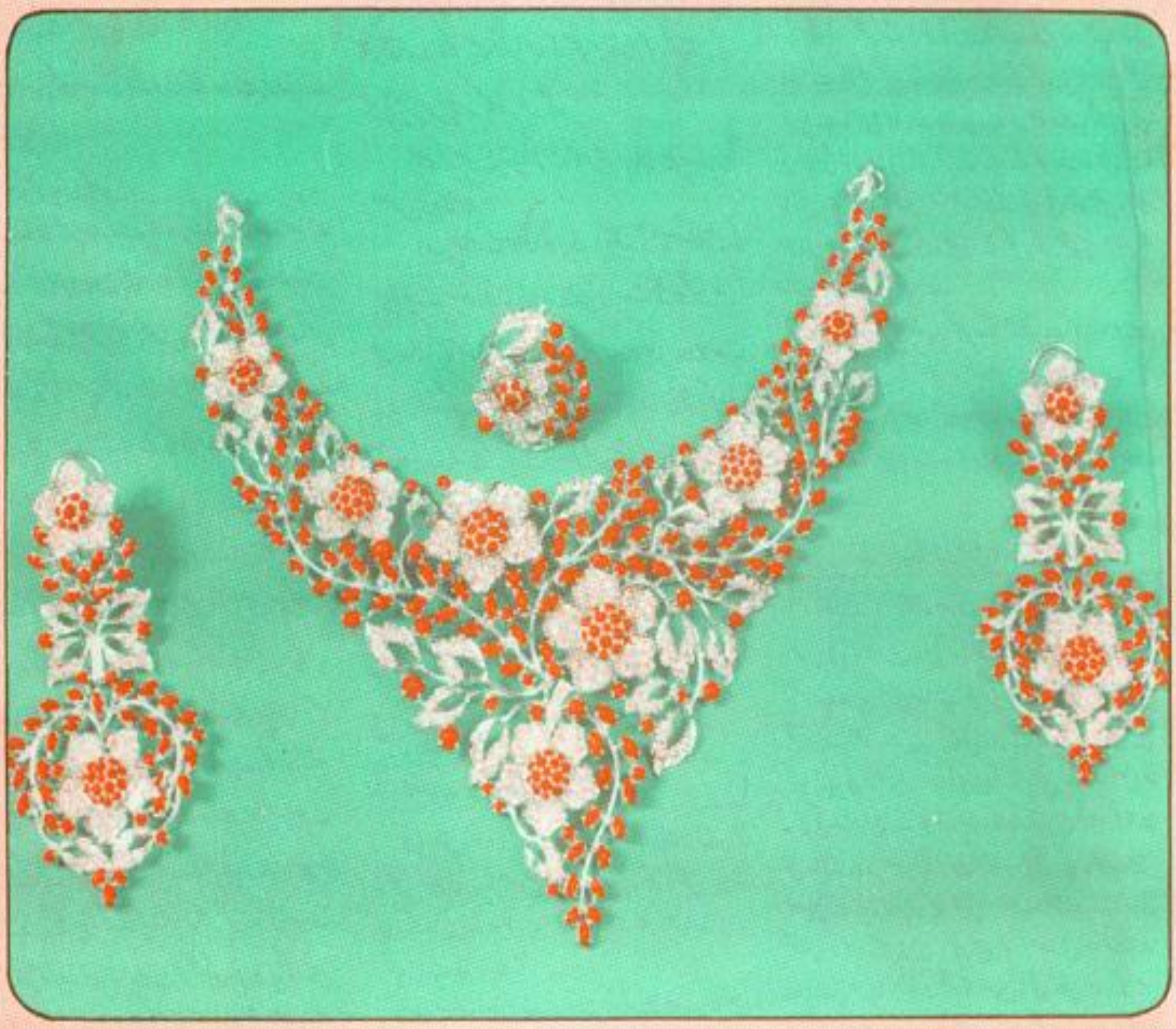

ممتاز زیورات — منفرد ڈیزائن

اعلیٰ قسم کے زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیے

A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.

Muhammadi Shopping Centre, Haidary, Karachi, Pakistan
Phones: 6645236,
Fax: 92-21-6645236

IMPORTERS & EXPORTERS